Fortnightly
Managing Editor
Arshad Naeem Chaudhry
Nai Roshni
Issue No. 11
Editor: Muhammad Omer
25 February to 15 march 2015

NR

پندرہ روزہ
نئی روشنی
منیجنگ ایڈیٹر
ارشد نعیم چوہدری
ایڈیٹر: محمد عمر
شمارہ 12 25 فروری تا 22 مارچ 2015ء

ایکسپو 2015ء: سکیورٹی کوئی مسئلہ نہیں: محمد اسلم خان

کویت سے شرکاء کی ریکارڈ تعداد پاکستان جا رہی ہے، سکیورٹی انتظامات میں کوئی خلاء نہیں چھوڑیں گے: عزت ماب سفیر پاکستان کی صحافیوں کو بریفنگ

سفیر پاکستان محمد اسلم خان ایکسپو 2015ء کے بارے میں صحافیوں کو بریفنگ دے رہے ہیں جبکہ (دائیں) آغا سعید کمرشل اتاشی سفارتخانہ پاکستان بھی تشریف فرما ہیں

عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان نے 12 فروری کو مقامی صحافیوں کو سفارتخانہ پاکستان میں مدعو کیا اور ایکسپو 2015ء کے بارے میں بریفنگ دی۔ میزبانی کے فرائض کمرشل اتاشی آغا سعید نے انجام دیے۔ عزت ماب سفیر پاکستان نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ مقامی صحافیوں کو سفارتخانہ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایکسپو 2015ء کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سالانہ ٹریڈ فیئر 26 فروری سے یکم مارچ تک کراچی میں منعقد ہوگا جس میں پاکستانی مصنوعات نمائش کے لئے رکھی جائیں گی، پاکستان اور کویت کے تعلقات بڑے دوستانہ ہیں، پاکستان کویت سے ڈیزل کا بہت بڑا خریدار ہے۔ پاکستانی کمیونٹی کی کثیر تعداد کویت میں موجود ہے جو کویت کی ترقی کے لئے اہم کردار ادا کر رہی ہے لیکن دونوں ممالک کے درمیان تجارت کا حجم اتنا بڑا نہیں جتنی کہ ان کی دوستی وسیع ہے۔ قیادت چاہتی ہے کہ اچھے تعلقات کو باہمی شراکت میں تبدیل کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک محفوظ ملک ہے وہاں امن و امان کی صورتحال اتنی خراب نہیں جتنی پیش کی جاتی ہے۔ ایکسپو 2009ء سے بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کراچی میں کویتی سفارتکار کی گاڑی پر حملہ کی خبروں کو جس انداز سے پیش کیا گیا، وہ حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتی، تحقیقات سے سامنے آیا ہے کہ سفارتکار کی گاڑی پر فائرنگ نہیں ہوئی، کہیں سے پتھر آ کر لگا تھا، تاہم حکومت پاکستان معاملہ کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے، یہاں کے لوگ پاکستان میں موجود مواقع کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے۔ میڈیا اس سلسلہ میں بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔ سکیورٹی انتظامات بڑے سخت ہیں۔ سکیورٹی انتظامات میں کوئی خلاء نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا ہم پاکستان کا امیج بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ میڈیا سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری مدد کریں۔ ایک سوال کے جواب میں عزت ماب سفیر پاکستان نے کہا کہ امسال کویت سے ریکارڈ تعداد ایکسپو میں شرکت کے لئے جا رہی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کراچی میں امن کے لئے سکیورٹی کوئی مسئلہ نہیں۔ موقع پر موجود سفارتخانہ پاکستان کے کمرشل اتاشی آغا سعید نے کہا پاکستان میں ایکسپو 2005ء سے منعقد ہو رہی ہے۔ ہر سال دنیا بھر سے کاروباری شخصیات اور سرمایہ کاروں کی شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں کراچی میں سکیورٹی صورتحال پر کوئی تشویش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ 9 ویں ایکسپو میں سفارتی پروگرام بھی منعقد ہوں گے۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے ٹریڈ ڈیویلپمنٹ پاکستان مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ ہال میں دستکاری، کالین، ایگرو فوڈ، انجینئرنگ کا سامان اور میڈیکل آلات بھی نمائش کے لئے رکھے جائیں گے۔ پریس بریفنگ کے بعد سفیر پاکستان مہمانوں سے گھل مل گئے۔ ریفرشمنٹ کے بعد انہوں نے خود مہمانوں کو الوداع کیا۔

محمد عارف بٹ کا دوست احباب سے اظہار تشکر

پاکستان بزنس کونسل کے صدر محمد عارف بٹ نے ان تمام دوست احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کی بھابی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا۔ اس طرح انہیں ایک بہت بڑا صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ ملا۔ جن دوست و احباب نے انہیں پاکستان ٹیلی فون کیا یا کویت میں ان سے اظہار تعزیت کیا، وہ سب کے شکرگزار ہیں۔ خاص طور پر عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان، کمیونٹی ویلفیئر اتاشی نور الدین داوڑ، کمرشل اتاشی آغا سعید ممبر اوورسیز، پاکستانیز ایڈوائزری کونسل حافظ محمد شبیر، محمد افضل شافی، ماجد علی چوہدری، ڈائریکٹر پاکستان نیشنل انگلش سکول حولی، ملک نور چیئرمین فرینڈز ویلفیئر ٹرسٹ، ڈاکٹر شجاع الدین صدر ایسوسی ایشن آف پاکستانی ڈاکٹرز ان کویت، ارشد نعیم چوہدری صدر انصاف ویلفیئر سوسائٹی و مینجنگ ڈائریکٹر "نئی روشنی"، ریاض انجم، سائیں نواز صدر پاکستان کلچرل سوسائٹی، میاں محمد ارشد صدر پاکستان مسلم سنٹر (ن) کویت، محمد عرفان ناگرہ صدر مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ، محمد زبیر شرقی صدر مسلم سنٹر (ن) لیبر ونگ، چوہدری فیاض انجم صدر پاکستان ویلفیئر سوسائٹی، سجاد احمد جنرل سیکرٹری پاکستان ویلفیئر سوسائٹی اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت ولی عہد شیخ نواف الاحمد الصباح

اعلیٰ حضرت امیر کویت شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح

CONGRATULATIONS
KUWAIT NATIONAL DAY &
KUWAIT LIBERATION DAY

کویت کے قومی دن اور لبریشن ڈے کے موقع پر
اعلیٰ حضرت امیر کویت شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح، اعلیٰ حضرت ولی عہد شیخ نواف الاحمد الصباح
اور کویتی عوام کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں، کویت ہمارا دوسرا گھر ہے، اس کی سلامتی اور دن دگنی
رات چوگنی ترقی کیلئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے

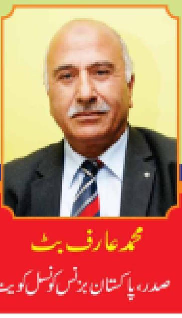
محمد عارف بٹ
صدر، پاکستان بزنس کونسل کویت

پاکستان بزنس کونسل۔ کویت

جناب عرفان ناگرہ (ن لیگ یوتھ ونگ کے صدر) نے جناب توفیق بٹ کے اعزاز میں دعوت دی، جس میں کویت کی وہ معروف شخصیات مدعو تھیں جن کے بناء کوئی محفل اعزازی نہیں ہو سکتی۔ عرفان ناگرہ نے وہ اہداف حاصل کئے یا نہیں مگر ہمارے دوستوں کی پگڑیاں ضرور اُچھالی گئیں، جن کی کبھی اور کسی کو بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بقول شاعر راجہ ظفر

"مجھ کو جو چھیڑا جائے تو قہر بن جاتا ہوں
ویسے میرا مزاج تو گلابوں کی طرح ہے"

چونکہ میں مدعو نہیں تھا اس لئے اس بھرپور علمی مقالے سے محروم رہا اور اگر میں وہاں موجود ہوتا تو آنکھوں دیکھا حال ضرور لکھتا۔ لیکن اپنا نام توفیق بٹ کے کالم میں پڑھ کر دکھ ہوا۔ اب یہ پتہ نہیں یہ کالم بٹ صاحب نے تحریر کیا یا کسی اور نے لکھ کر شائع کرنے کے لئے ان کو دیا؟ میں یہ بات اس لئے کہہ سکتا ہوں کیونکہ توفیق بٹ سے میری کوئی جان پہچان نہیں اس لئے میرا نام اپنے کالم میں نہیں لکھ سکتے، وہ ایک ذمہ دار صحافی ہیں اور کالم نویس بھی ہیں۔ جس کا انھوں نے مظاہرہ نہیں کیا۔ دوسرا میرا کسی نے ان سے تعارف بھی نہیں کرایا ہوگا اس کا مجھے یقین ہے۔ اپنا نام پڑھ کر حیرت ضرور ہوئی؟۔ کویت منی پاکستان ہے یہاں پورے پاکستان سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور بڑی محنت سے پیسے کماتے ہیں اور پاکستان کو زرمبادلہ فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہیں ۔ بڑی محنت سے یہاں پاکستانیوں کا نام بنا ہے اور پاکستان کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہوگی اگر بٹ صاحب جیسی علمی شخصیت کے قلم سے ایسی بے علمی کی باتیں ان کے اپنے کالم اور ان کے اپنے

اداریہ

حسبِ توفیق

نام سے چھپی ہیں۔ تعجب کے سوا کیا کہوں؟ ہنوں کو آگ لگ گئی ہنوں کے چرا......

عارف بٹ، حافظ شبیر، ملک نور محمد صاحب یا اور کوئی بھی پاکستانی ہوں سب محب وطن ہیں اور انسانیت دوست ہیں۔ کویت میں ہم سب اپنی اپنی ذات میں علیحدگی رکھتے ہوئے بھی ایک ہیں یہاں پر پنجابی ہے نہ پٹھان، سندھی نہ بلوچی، کشمیری نہ بلتستانی، تحریک انصاف کا ہے نہ ن لیگ، پی پی پی کا ہے، اے این پی کا نہ ایم کیو ایم کا۔ کوئی سنی نہ کوئی شیعہ کویت میں سب پاکستانی بستے ہیں، سب کے دکھ سانجھے ہیں اور خوشیاں ایک ہیں، خدا کے لئے ان میں زہر کے بیج بونے کی کوشش مت کریں یہ نئے پاکستان کے باسی اور بانی ہیں، نئی روایات کو رواج دینا ہے معاف کرنے اور برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا، انصاف، انسانیت اور خودداری والا معاشرہ قائم کرنا ہوگا۔ کویت میں مقیم پاکستانی آپ کو نفرت پھیلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ سب میرے اپنے ہیں ان کا دفاع کرنا میرے اُوپر فرض ہے ان کو اگر مجھ سے یا مجھے ان سے کوئی شکایت ہیں تو یہ میرا اور ان کا مسئلہ ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کوئی ان کی توہین کرے اور میں خاموش رہوں، اور نہ کسی اور کو ان کی عزت اچھالنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔ توفیق بٹ آپ نے پیٹ، جذبات سے کام لیا ہے انصاف اور عقل کے تقاضے پورے نہیں کئے۔ آپ کو ڈاکٹر عامر عزیز سے یا پاکستان کے مسائل سے کوئی ہمدردی نہیں اگر ہوتی تو حکمت سے اور اپنے قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک کیا آپ یہاں سے دو دو ایمبولنسز لے کر ڈاکٹر عامر عزیز کو تحفے میں دے سکتے تھے، آپ کی بھی عزت ہوتی اور بیرونی ممالک میں بسنے والے پاکستانیوں کی بھی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آپ عارف بٹ صاحب سے ایک پرائیویٹ ملاقات کرتے اور ایمبولنس کا تقاضا کرتے آپ یقین جانئے وہ آپ کو کبھی مایوس نہ کرتے، (میں بٹ صاحب کو جتنا جانتا ہوں وہ آپ کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے) ان کی عدم موجودگی میں اپنے جن خدشات کا اظہار کیا آپ نے وہ غیر اخلاقی کے زمرے میں آتا ہے اور اب میں عارف بٹ صاحب کو مشورہ دوں گا کہ ان حالات میں کوئی ایمبولنس نہ دی جائے جب تک اللہ تعالیٰ توفیق بٹ کو اپنے کالم میں معذرت کی توفیق نہ دے۔ آپ نے کالم لکھ کر کویت میں بسنے والوں کی صرف توہین نہیں کی بلکہ پاکستان کے ساتھ دشمنی کی اور اپنے آپ کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ یا کسی نے آپ کو دھکا دے دیا ہے۔ ذرا سوچئے گا؟ جس نے یہ کالم یا انفارمیشن آپ کو لکھ کر دیا ہے کم از کم اس سے ضرور پوچھئے گا۔ اپنے دوست اور دشمن کو پہچان کر جیو۔

ارشد نعیم چوہدری

اوورسیز پاکستانیوں کیلئے او پی ایف کی سہولیات

شعبہ تعلیم

سمندر پار پاکستانیوں کے زیرتعلیم بچوں کو وطن عزیز میں بہتر اور معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لئے او پی ایف کے شعبہ تعلیم نے اسلام آباد میں طلباء و طالبات کے 2 کالجز اور راولپنڈی میں طالبات کا کالج (جن کا سکول سیکشن کام کر رہا ہے) قائم کئے ہیں جبکہ ملک کے مختلف حصوں میں 22 او پی ایف پبلک سکول قائم کئے ہیں۔ او پی ایف گرلز کالج اسلام آباد میں ماسٹرز کی کلاسز کا بھی اجراء کر دیا گیا ہے۔

ٹیوشن فیس میں 25 فیصد رعایت

او پی ایف کے تعلیمی اداروں میں او پی ایف کے رکن سمندر پار پاکستانیوں کے بچوں کو ٹیوشن فیس میں 25 فیصد رعایت دی جاتی ہے۔

تعلیمی وظائف

او پی ایف سمندر پار پاکستانیوں کے زیرتعلیم بچوں کو دو طرح کے وظائف دیتی ہے۔ میرٹ ایوارڈ اور مستحق طلباء کے لئے وظائف۔ میرٹ ایوارڈ کسی بھی سمندر پار پاکستانی کے ذہین و باصلاحیت بچوں کو دیئے جاتے ہیں۔ جبکہ مستحق طلباء کے لئے وظائف کی اسکیم ان سمندر پار پاکستانی کارکنوں کے زیرتعلیم بچوں کے لئے متعارف کروائی گئی ہے جن کی ماہانہ تنخواہ پاکستانی روپوں میں پچیس ہزار یا اس سے کم ہو۔ تفصیلات متعلقہ شعبے سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ تعلیمی وظائف کے لئے بیرون ملک وفات پانے یا مستقل معذور ہونے والے سمندر پار پاکستانیوں کے بچے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

او پی ایف کے تعلیمی ادارے

پنجاب: لاہور، سیالکوٹ، شیخوپورہ، ملتان، دیپالپور، بھلوال، گکھڑ سیداں اور گجرات۔

سندھ: کراچی، دادو، لاڑکانہ، سانگھڑ اور بدین۔

بلوچستان: کوئٹہ اور تربت۔

خیبر پختونخواہ: مانسہرہ، ہنگو اور ڈی آئی خان

آزاد جموں کشمیر: میرپور، مظفرآباد اور کوٹلی

تعلیمی اداروں میں مختص کوٹہ

ملک کے معروف تعلیمی اداروں میں او پی ایف نے سمندر پار پاکستانیوں کے زیرتعلیم بچوں کے لئے نشستیں مخصوص کروائی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل کے چارٹ میں پیش ہیں۔

او پی ایف کی رکنیت کا طریقہ کار

تمام پاکستانی نژاد خواتین و حضرات جو بیرون ملک مقیم ہیں اور جن کی عمر 18 سال سے زائد ہے، وہ رکنیت فارم کے ہمراہ مبلغ 2000 روپے کا بینک ڈرافٹ بنام او پی ایف بھجوا کر رکن بن سکتے ہیں۔ ایسے پاکستانی جو پروٹیکٹ ہو کر بیرون ملک گئے ہیں وہ اپنے پاسپورٹ اور پروٹیکٹر کی مہر والے صفحہ کی نقول رکنیت فارم کے ہمراہ بغیر فیس کے بھجوا کر او پی ایف رکنیت کارڈ حاصل کر سکتے ہیں۔

او پی ایف پنشن سکیم برائے سمندر پار پاکستانیز

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے معاشی مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے اپنی مدد آپ کے تحت او پی ایف پنشن سکیم متعارف کرائی ہے۔ سکیم کا انتظام او پی ایف کے ذیلی ادارے اوورسیز پاکستانیز پنشن ٹرسٹ (او پی پی ٹی) کے سپرد ہے۔ پنشن سکیم میں روایتی پنشن پلان اور اسلامی پنشن پلان شامل ہیں۔ یہ ایک خود شراکتی سکیم ہے۔ درخواست گزار جس قدر چاہے ادائیگی کر سکتا ہے۔ ادائیگی یکمشت اور اقساط دونوں صورتوں میں کی جا سکتی ہے۔ اقساط کی صورت میں ادائیگی کی کم از کم حد 24000 روپے سالانہ ہے۔ رقم کی ادائیگی پاکستانی روپے اور ڈالروں میں ہو سکتی ہے۔

فری بس سروس

او پی ایف نے بیرون ملک سے وطن آنے والے مسافروں کی حفاظت کے لئے اسلام آباد ائرپورٹ سے راولپنڈی اور اسلام آباد کے لئے بس سروس کا آغاز کیا ہے بعدازاں یہ فری بس سروس ملک کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر بھی مہیا کی جائے گی۔

مانیٹرنگ سیل

سمندر پار پاکستانیوں کی شکایات کے ازالہ کے لئے او پی ایف میں مانیٹرنگ سیل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ 24 گھنٹے کام کر رہا ہے جسکے ذریعے بیرون ملک پاکستانیوں اور ان کے اہلخانہ کی معاونت و راہنمائی کی جا رہی ہے۔

او پی ایف نادرا سینٹر

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی سہولت کے لئے او پی ایف نے نادرا کے تعاون سے او پی ایف، ہیڈ آفس بلڈنگ اسلام آباد میں او پی ایف نادرا سوفٹ سینٹر کا قیام لایا گیا ہے جہاں کم سے کم وقت میں قومی شناختی کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ بعدازاں یہ سہولت او پی ایف کے تمام علاقائی دفاتر میں بھی مہیا کی جائے گی۔

او پی ایف کی سہولتی کاؤنٹر

پاکستان کے تمام بین الاقوامی ائرپورٹس پر او پی ایف نے سمندر پار پاکستانیوں کی سہولت کے لئے کاؤنٹر قائم کر رکھے ہیں جہاں 24 گھنٹے او پی ایف کا عملہ سمندر پار پاکستانیوں کی روانگی اور آمد کے موقع پر ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار رہتا ہے۔

Membership Form — ممبرشپ فارم

Fortnightly Nai Roshni — نئی روشنی — NR

Name .... نام

I.D Card's No. .... بطاقہ نمبر

Contact No. .... رابطہ موبائل یا لوکل فون

Address where the paper to be dilivered .... پتہ جہاں اخبار پہنچایا جائے

Email .... ای میل

Issuing Date .... تاریخ اجراء

Signature .... دستخط

Please inform us in case of any change in address

براہ کرم ایڈریس میں تبدیلی کی صورت میں فوری مطلع کریں

Subscription
Annual : —— 10 K.D
Six Months : —— 6 K.D

مینجنگ ایڈیٹر (اردو)	ایڈیٹر	منیجر مارکیٹنگ و سرکولیشن	کمپوزنگ اور ڈیزائننگ	فوٹوگرافر	انچارج اشتہارات	انچارج ادبی صفحہ	کارٹونسٹ
ارشد نعیم چوہدری	محمد عمر	محمد ریاض انجم	نعیم افضل مغل	VOOP MEDIA	چوہدری غلام شبیر رفاقی	کاشف کمال	حافظ عادل محمود
97200509	65520492	97809393			66783684	55464023	

Nairoshni2014@gmail.com

عارف بٹ کے خلاف الزام تراشی پر پاکستانی کمیونٹی سراپا احتجاج

کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی نے پاکستان کے ایک روزنامہ "نئی بات" کے کالم نگار توفیق بٹ کی طرف سے کویت کی ہردلعزیز سماجی شخصیت محمد عارف بٹ کے خلاف اپنے کالم "حسب توفیق" میں انتہائی غیر مہذب زبان استعمال کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے اور بلا تحقیق الزام تراشی کی، وہ کسی درجہ اول کے کالم نگار کی زبان نہیں ہو سکتی۔ وہ دوسری مرتبہ کویت آئے ، پاکستانی کمیونٹی نے انہیں پلکوں پر بٹھایا لیکن انہوں نے کمیونٹی کے بے شمار لوگوں کا دل دکھا دیا۔ کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی نے توفیق بٹ کی اس الزام تراشی کی پرزور مذمت کی اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اسی کالم میں الفاظ واپس لیں اور پوری پاکستانی کمیونٹی سے معذرت کریں۔ جن شخصیات نے اس قرارداد پر دستخط کئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ حافظ محمد شبیر (ممبر اوورسیز پاکستانیز ایڈوائزری کونسل) ماجد چوہدری (ڈائریکٹر پاکستان نیشنل انگلش سکول حولی) ارشد نعیم چوہدری (منیجنگ ایڈیٹر نئی روشنی و صدر انصاف سوسائٹی) محمد عمر (نئی روشنی) ریاض انجم (نئی روشنی) حاجی عبدالشکور (بیورو چیف نوائے وقت) چوہدری فیاض انجم (صدر پاکستان ویلفیئر سوسائٹی)، محمد یونس شاہد (پیپلز پکلب ، سماجی کارکن) محمد نواز سائیں (صدر پاکستان کلچرل سوسائٹی) طارق اقبال، شہزاد خان وشاہد اقبال (ووپ میڈیا) عابد ملک (پاک میڈیا) محمد آصف باجوہ (پاکستان قرأت ونعت کونسل) محمد ایوب بھٹی (سماجی کارکن) اخلاق احمد (بزنس مین) محمد فاروق، ملک نور، (چیئرمین فرینڈز ویلفیئر ٹرسٹ) اخلاق ملک (سماجی شخصیت) محمد عرفان ناگرہ (صدر مسلم سنٹرن یوتھ ونگ) میاں محمد ارشد (صدر مسلم سنٹر (ن) کویت)۔ محمد افضل شافی (سماجی شخصیت، قرأت ونعت کونسل) کرنل (ر) انجم مسعود (پرنسپل پاکستان سکول خیطان) محمد نعیم جان (کویت کرکٹ) عرفان کیانی (سماجی شخصیت)، سجاد احمد (سیکرٹری جنرل پاکستان ویلفیئر سوسائٹی)، حاجی جاوید چشتی (صدر انجمن محبان نبی کویت)۔ ملک محمد اسلام (سماجی کارکن، مسلم سنٹر ن)، شہزاد احمد (صدر پاکستان قرأت ونعت کونسل کویت)۔ محمد بشیر تارڑ (سماجی کارکن) طارق علی محسن (سماجی کارکن) رانا شہزاد صادق (سماجی شخصیت) محمد زبیر شرفی (صدر مسلم سنٹرن لیبر ونگ) طالب حسین صدیقی (نائب صدر مسلم سنٹر ن)، پروفیسر مرزا عبدالقدوس (علمی و ادبی شخصیت) حاجی منور علی (سرپرست اعلیٰ مسلم سنٹرن)

فوری ضرورت

☆ ایک اچھی شہرت کی حامل کمپنی کو کرین آپریٹرز اور ٹریلا ڈرائیورز، آٹو الیکٹریشن، ہائیڈرالک مکینک کی فوری ضرورت ہے

☆ ایک اکاؤنٹنٹ کی بھی فوری ضرورت ہے

اقامہ کی سہولت موجود ھے

رابطہ : 66518309

"ظالم مہمان......"

محمد عمر
momer9638@yahoo.com

کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی بڑی سادہ لوح، خلوص ومحبت سے سرشار اور لفظ "پاکستان" پر مر مٹنے والی ہے، مہمان نوازی تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پاکستان سے کوئی بھی مہمان آجائے تو اس کی راہوں میں پلکیں بچھاتے ہیں چند گھنٹوں کے نوٹس پر کسی اچھے سے ہوٹل میں تقریب منعقد کر لیتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک پارٹی جمعہ 30 جنوری کو کویت کے ایک ہوٹل کا محفل میں منعقد ہوئی۔ نماز جمعہ کے بعد کچھ دیر آرام کے لئے لیٹا، نیم غنودگی کا ہی عالم تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، عرفان ناگرہ لائن پر تھے، آج شام کا محفل میں آجانا، کھانا اکٹھے کھائیں گے، ناگرہ صاحب خیر تو ہے ابھی رات کو ہی تو آپ نے اسی ہوٹل میں سب کو کھانا کھلایا، اپنے مخصوص لہجہ کے ساتھ ناگرہ صاحب بولے۔ دراصل پاکستان سے ایک صحافی آئے ہیں، ہمیں ابھی ابھی پتہ چلا اس لئے ان کے اعزاز میں ایک دعوت رکھ لی ہے، جتنے بھی دوست جمع ہو جائیں اچھی بات ہے۔ اتنا کہہ کر ناگرہ صاحب نے فون بند کر دیا۔ یقیناً کسی دوسرے کو دعوت دینے میں مصروف ہو گئے ہوں گے۔ وقت مقررہ پر ہال میں پہنچے تو روزنامہ "نئی بات" کے کالم نگار توفیق بٹ کے لئے ایک استقبالیہ بینر، آنے والوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ جس پر بٹ صاحب کی ایک چمکتی ہوئی تصویر نمایاں تھی۔ یہ تو پچھلے سال بھی کویت آئے تھے، حافظ محمد شبیر اور محمد عارف بٹ نے ان کے اعزاز میں کراؤن پلازہ میں ایک ظہرانہ کا اہتمام کیا تھا۔ توفیق بٹ سے رغبت کی دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ راوین ہیں، اور ان دنوں وہیں پر تدریسی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں، گورنمنٹ کالج چھوڑے ہوئے 27 سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی اس ادارہ کا کوئی موجود یا سابق طالب علم مل جائے تو ایک عجیب سی اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔ بہرحال ناگرہ صاحب کی تقریب میں کچھ دیر بیٹھ کر توفیق بٹ کا انتظار کیا۔ وہ اپنے میزبان کے ہمراہ تشریف لائے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ مقررین نے انہیں ایسی عزت اور مقام دیا کہ جیسے پاکستان سے کوئی وفاقی وزیر یا حکومتی نمائندہ ان سے ملاقات کے لئے آ گیا ہو۔ کویت میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل ان کے سامنے اس انداز سے رکھے گئے کہ بٹ صاحب ان پر غور کریں اور پاکستان جا کر ہمارے لئے آواز اٹھائیں۔ ایک بات تمام مقررین نے زور دے کر کہی کہ بٹ صاحب، کئی سالوں سے پاکستانیوں کے لئے کویتی ویزے بند ہیں، ان کو بحال کرانے کی کوشش کریں، ہال میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ "ویزا" جیسا پیچیدہ مسئلہ کسی صحافی کے قلم چلانے سے حل ہو سکتا ہے تو پہلے ہاتھ کسی نہ کسی طرح حامد میر، حسن نثار، افتخار احمد، کامران شاہد، سلیم صافی، کامران خان، انصار عباسی وغیرہ سے رابطے کر لیتے ہیں۔ توفیق بٹ کی قلم کے سہارے کے طلب گار بھی یہ جانتے ہیں کہ مسئلہ کیا ہے اور یہ کیسے حل ہو سکتا ہے۔ بہرحال مقررین کی طرف سے حد سے زیادہ پذیرائی سے شاید توفیق بٹ کچھ زیادہ ہی پھول گئے، تقریب میں موجود کسی شخص نے اس بات کی نشاندہی کرا دی کہ گلوکار ابرار الحق نے متاثرین زلزلہ کے لئے کویت ویلج بنانے کا اعلان کیا تھا، 100 گھروں کے لئے ایک کروڑ روپے ان کے حوالہ کر دیے گئے تھے، آج تک یہ وعدہ وفا نہ ہو سکا۔ جواب میں توفیق بٹ نے گلہ کیا کہ ایک وعدہ آپ نے بھی کیا تھا جو پورا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ گھرکی اسپتال کے نیورو سرجن ڈاکٹر عامر عزیز کے دورہ کویت کے دوران ان سے ایک ایمبولینس کا وعدہ کیا گیا تھا، موقع پر موجود ادبیک ممبر حافظ محمد شبیر نے وضاحت کی کہ گذشتہ برس کراؤن پلازہ میں اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب کے دوران ڈاکٹر عامر عزیز نے فرمایا تھا کہ ان کے اسپتال کو ایک ایمبولینس کی ضرورت ہے۔ پاکستان بزنس کونسل کے صدر محمد عارف بٹ اور حافظ محمد شبیر نے اعلان کر دیا کہ وہ یہ ایمبولینس فراہم کر دیں گے۔ کھانے کے دوران ڈاکٹر عامر عزیز نے انکشاف کیا کہ ایمبولینس کی لاگت 50 لاکھ روپے تک ہو گی۔ موقع پر موجود کمیونٹی کی معروف شخصیت ماجد علی چوہدری نے بتایا کہ کراچی سے استعمال شدہ (سیکنڈ ہینڈ) ایمبولینس تقریباً 12 لاکھ روپے میں مل جائے گی، ڈاکٹر عامر عزیز نے اتفاق کیا کہ سیکنڈ ہینڈ سے بھی کام چل جائے گا۔ کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ کراچی میں جس کے پاس ایمبولینس تھی اس نے فروخت کر دی ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ 20 لاکھ روپے وعدہ کے مطابق ڈاکٹر عامر عزیز کے حوالہ کر دیے جائیں، اس مقصد کے لئے عارف بٹ لاہور گئے پہلی مرتبہ ڈاکٹر صاحب نے فون سننا گوارا نہ کیا۔ دوسری مرتبہ بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ وہ انڈونیشیا جا رہے ہیں، کویتی قوانین کے مطابق اتنی بڑی رقم بینک کے ذریعے منتقل نہیں کی جا سکتی۔ ڈاکٹر صاحب چاہیں تو عارف بٹ اگلے روز ہی ان کو پاکستان میں چیک دینے کے لئے تیار ہیں۔ عرفان ناگرہ کی طرف سے دی جانے والی یہ پارٹی بڑے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی، تمام مہمانان بڑے خوشگوار ماحول میں اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد یعنی جمعہ 6 فروری کو پوری کمیونٹی میں ایک ہی بات چل رہی تھی توفیق بٹ نے اپنے کالم حسب توفیق میں گھرکی اسپتال کے لئے ایمبولینس کے مسئلہ کو بڑا اچھالا ہے، خاص طور پر عارف بٹ صاحب کی ذات پر بہت کیچڑ اچھالا ہے، اور ان کے لئے انتہائی غلیظ زبان استعمال کی ہے۔ مجھے لوگوں کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی اولڈ راوین ایسی زبان لکھ سکتا ہے۔ میرا تو یہ تجربہ ہے کہ کسی جگہ تعارف کرائیں کہ گورنمنٹ کالج لاہور (جو کئی سالوں سے یونیورسٹی بن چکا ہے) کے پڑھے ہوئے ہیں تو لوگ اپنے طور پر تصور کر لیتے ہیں کہ یہ بڑے لائق ہوں گے (جو بدقسمتی سے میں نہیں ہوں) اور بااخلاق ہوں گے۔

توفیق بٹ نے عارف بٹ کے لئے "بھاری ٹھگ" کا لفظ استعمال کیا۔ کاش وہ اپنے اور میرے مشترکہ "کولیگ" ڈاکٹر اجمل نیازی سے اس لفظ کا مطلب پوچھ لیتے، عام زبان میں ٹھگ اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی سے رقم یا جائیداد دھوکہ سے ہتھیا لیتا ہے۔ انڈیا کے شہر بنارس میں کسی زمانہ میں یہ "کاروبار" بہت عام تھا اس لئے ٹھگوں کے ساتھ یہ عرفیت لگا دی جاتی تھی، کویت میں مقیم کمیونٹی کے 100 فیصد ارکان بشمول وہ جنہوں نے توفیق بٹ کو "مس گائیڈ" کیا اس بات کی گواہی دیں گے کہ عارف بٹ نے کبھی لین دین میں کسی سے زیادتی نہیں کی۔ البتہ وہ کئی مرتبہ ایسی زیادتیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کی وسعت قلبی کی اس سے بڑی مثال کیا ہو گی کہ دو شخصیات نے ان سے تیس تیس ہزار دینار بزنس کے لئے وصول کئے، ایک عشرہ سے زائد ہو چکا، واپس نہیں کئے، ان کا یہی کہنا ہے کہ کسی پاکستانی کو پولیس تھانہ میں گھسیٹوں یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ توفیق بٹ صاحب اس وقت پاکستان کے ایک سرکردہ روزنامہ کے لکھاری ہیں، ان کا بڑا نام ہے، کبھی میں اسی چمن کا ایک باشندہ تھا، خبریں اور روزنامہ پاکستان میں ادنیٰ سا ملازم رہا ہوں، مگر 1992ء میں بھرا میلہ چھوڑ کر کویت آ گیا۔ ہمارے استادوں میں سرفہرست ضیا شاہد، افتخار احمد، اجمل نیازی، وقار احمد، طارق اسماعیل، حمید جہلمی، سلیم چوہدری، اطہر عارف جیسی شخصیات شامل تھیں، ہمیں تو یہی پڑھایا گیا تھا کہ کسی بھی مسئلہ پر قلم اٹھاتے وقت دونوں فریقین کو رائے پیش کرنے کا موقع دو۔ آپ نے عارف بٹ کے بارے میں یکطرفہ رائے قائم کرتے ہوئے کویت میں موجود 19 پاکستانی تعلیمی اداروں کے پرنسپل حضرات سے بھی پوچھ لیا ہوتا کہ کسی بچے کی فیس کا مسئلہ بن جائے، مالکان بچے کو بستہ اٹھوا کر کلاس سے نکال دیں اور اگلے روز سے سکول نہ آنے کے لئے کہہ دیں تو وہ کس کو فون کرتے ہیں۔ اس والد کو فون کر لیا ہوتا جس کی بچی خون کے سرطان میں مبتلا ہو کر زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا تھی، اس کے علاج پر ایک لاکھ دینار (پاکستانی 3 کروڑ روپے) خرچ ہوئے، اس میں زیادہ حصہ (Lion Share) کس کا تھا۔ ہیپاٹائٹس کے تقریباً 80 مریض صحت یاب ہو کر اپنی ڈیوٹیوں پر موجود ہیں، ان کے علاج کے لئے رقم کس نے دی، کویت میں کوئی بھی تقریب ہو منتظمین کس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، کتنی بیوائیں ہیں جن کے مکانوں کے کرائے عارف بٹ اور حافظ محمد شبیر دے رہے ہیں۔ ان شخصیات کی خدمات کا جائزہ لینے کے لئے کویت آنا ضروری نہیں، راولپنڈی میں فرینڈز اسپتال جا کر دیکھ لیں، وہ لوگوں کی خدمت میں مصروف نظر آئے گا۔ ذرا اسپتال کی انتظامیہ سے پوچھ لینا کہ یہ اسپتال کس کے پیسوں سے تعمیر ہوا، اور اب یہ کیسے چل رہا ہے۔ محمد عارف بٹ اور حافظ محمد شبیر کمیونٹی کے لئے اتنا خرچ کر چکے ہیں، اگر ان کی طرف سے "ٹھگنے" یعنی "فراڈ" کی ایک بھی مثال موجود ہوتی تو سمجھتا کہ توفیق بٹ نے اپنے پیشے سے انصاف کیا مگر ایسے "ظالم مہمان" دنیا میں کم نہیں، جو اپنے میزبانوں کی اس طرح سے "عزت افزائی" کرتے ہیں۔ حدیث نبویؐ ہے کہ جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی، عارف بٹ ایک نہیں سینکڑوں زندگیاں بچانے کے لئے رقم خرچ کر چکے ہیں، کویت میں کتنی بچیوں کو میں جانتا ہوں جو ایف ایس سی میں اچھے نمبرز حاصل کرنے کے بعد گھر میں بیٹھ کر رو رہی تھیں کہ والدین میڈیکل کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے، آج وہ ڈاکٹر بن کر اپنے گھروں کو بھی جا چکی ہیں، ان کے والدین آج جس شخص کو ہزاروں دعائیں دیتے ہیں اس کا نام عارف بٹ ہے۔ توفیق بٹ کا عارف بٹ کو بھاری ٹھگ کہنا میرے نزدیک چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے اور چاند پر تھوکنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے، یہ قارئین مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

پاکستان قرأت ونعت کونسل کا اظہارِ مذمت

سب سے بڑی عبادت انسان سے پیار کرنا | اپنی خوشی سمجھ کر اوروں کے دکھ اٹھانا

صدر پاکستان بزنس کونسل محمد عارف بٹ کی کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کیلئے خدمات کا زمانہ معترف ہے، کالم نگار توفیق بٹ کی اس عظیم شخصیت کے بارے میں ہرزہ سرائی سے پوری پاکستانی کمیونٹی کی دل آزاری ہوئی، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور کمیونٹی ان سے مکمل اظہارِ یکجہتی کرتی ہے۔ روزنامہ "نئی بات" کے مالکان کو پیشکش کرتے ہیں کہ محمد عارف بٹ کے بارے میں کویت میں آزادانہ سروے کرائے، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائے گا

شہزاد احمد غلام رسول صدر پاکستان قرأت ونعت کونسل

عرفان اعظم ہیڈ آف لاجسٹک، پاکستان قرأت ونعت کونسل

اظہارِ مذمت

اور صدر پاکستان بزنس کونسل محمد عارف بٹ سے اظہارِ یکجہتی

محمد عارف بٹ صدر پاکستان بزنس کونسل کی کمیونٹی کیلئے خدمات سے کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کا بچہ بچہ واقف ہے، مصیبت میں ہر کسی کے کام آنے والی شخصیت کے بارے میں نازیبا الفاظ اور الزام تراشی کر کے کالم نگار توفیق بٹ نے پوری کمیونٹی کی دل آزاری کی، جس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور عارف بٹ سے مکمل اظہار یکجہتی کرتے ہیں

ملک طالب حسین صدیقی

نائب صدر مسلم سنٹر (ن) کویت

خصوصی اشاعت ☆☆☆ قومی دن اور لبریشن ڈے پر کویتی قیادت اور عوام کو دلی مبارکباد ☆☆☆

A TINY BRIGHT STAR

کویت ہلا فروری

عیدالوطنی و عیدالتحریر

اگر آپ عالمی جغرافیہ پر نظر ڈالیں تو براعظم ایشیاء کے جنوب میں 17.820 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ایک ننھا سا ملک آپ کو نظر آئے گا۔ جس کا نام ہے کویت۔ اس کے شمال میں عراق اور جنوب میں سعودی عرب ہے۔ کویت اس جزیرہ نما ملک کا تاریخی نام ہے۔ کویت عربی میں اس عمارت کو کہتے ہیں جس میں اسلحہ جمع کیا جاتا ہے۔ کویت اس قلعے کو بھی کہتے ہیں جو پانی کے کنارے تعمیر ہوتا ہے۔

کویت کی اپنی ایک خاص تہذیب ہے۔ طرز زندگی اور عادات میں عربی اور اسلامی ثقافت کی چھاپ نمایاں ہے۔ دولت کی فراوانی کے باوجود اکثریت کی طبیعت میں وہی پرانی سادگی نظر آتی ہے۔ مٹی کی طبیعت بھی ان میں زندہ ہے۔ چھٹیوں میں شہر سے دور خیمے لگا کر رہنا، اپنی تہذیب سے لگاؤ اور پرانی روایات کو زندہ رکھنے کا ایک نمونہ ہے۔

کویتیوں کے لباس سے بھی ان کی ثقافت کی پہچان ہوتی ہے۔ قبائلی لباس

تحریر: صائمہ رانی

جسے یہ لوگ دشداشہ اور غترہ کہتے ہیں۔ آج بھی یہاں کے زیادہ تر مردوں کا لباس ہے۔ بڑے بوڑھے اور معمر لوگ اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ عورتیں عموماً سیاہ برقع پہنتی ہیں۔ جو بدن کو مکمل طور پر ڈھانپ کر رکھتا ہے۔ عام لباس درعا، ذبن اور ثوب ہے۔ اگرچہ نئی نسل میں تبدیلی کی عام لہر چلی ہے۔ مگر اس کے باوجود قومی لباس اور اسلامی اقدار کی پاسداری آج بھی ان میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

آزادی کا دن
Independence Day

1961ء کی آزادی کی یاد میں ہر سال 25 فروری کو کویت اپنا یوم آزادی مناتا ہے۔ کویت اس سال 54 واں یوم آزادی منا رہا ہے۔ کویت میں جشن آزادی پورے جوش سے منایا جاتا ہے اور ہر سو اس کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

لبریشن ڈے Liberation Day

2 اگست 1990ء کو اس وقت کے عراقی صدر صدام حسین کے حکم سے عراقی فوج نے کویت پر حملہ کر دیا۔ پورے دو دنوں کی فوجی کارروائی کے بعد 4 اگست 1990ء کو عراقی فوج کویت پر مکمل طور پر قابض ہو گئی۔ ظلم اور زیادتی اور جبر کا یہ دور پورے سات مہینوں تک کویت اور اہل کویت پر چھایا رہا۔ آخرکار 26 فروری 1991ء کو کویت ظالم کے ہاتھوں سے آزاد ہو گیا۔ اس لئے 25 فروری کو نیشنل ڈے اور دوسرے دن 26 فروری کو لبریشن ڈے منایا جاتا ہے۔

ھلا ...... ھلا کا مطلب ہے خوش آمدید

کویت میں فروری کا مہینہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس پورے مہینے کو ایک خاص تہوار کی شکل دے دی گئی ہے۔ فروری کا مہینہ قومی اور لبریشن دونوں دنوں کے ساتھ منسلک ہے۔ اس کا اہتمام کویت سٹی میں ہوتا ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب کارنیول اور پریڈ کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور اختتام شاندار آتش بازی سے ہوتا ہے۔

ھلا فیسٹیول موسم بہار کی آمد منانے کے لئے اور عرب ثقافت اور مقامی معیشت کو فروغ دینے کے لئے 1999ء کے بعد سے ہر سال کویت میں منعقد کیا جاتا ہے۔

ویسے بھی فروری معتدل موسم اور فطرت کی خوبصورتی کے لئے مشہور ہے۔ جس سے اس مہینے میں سیاحت کو بھی فروغ ملتا ہے۔

ھلا فروری کے دوران دکانوں میں چیزوں کی قیمتوں پر خاص رعایت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس سے مقامی لوگ اور سیاح شاپنگ کر کے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ھلا فروری منانے میں کویت سمیت دوسری کمیونٹی کے لوگ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور بہت سے ثقافتی سیمینارز، موسیقی کے پروگرام، خطاطی کی نمائشیں وغیرہ منعقد کرتے ہیں۔

ان دنوں کویت میں مختلف کلب قومی اور بین الاقوامی کھیلوں کے انعقاد میں بھی سرگرم ہیں۔ غرض یہ کہ فروری میں ہر طرف خوشیوں کا سماں ہوتا ہے۔ پورے ملک میں چراغاں کیا جاتا ہے جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

دستار کے ہر تار کی تحقیق ہے لازم

تحریر: چوہدری ندیم اختر

ریاست کویت میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ پاکستانی مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان افراد میں ایک مالی سے لے کر کروڑ پتی تک کویت کی ترقی و خوشحالی میں اپنا حصہ بقدر جثہ ڈال رہے ہیں۔ اپنے کاروبار یا ملازمت کے ساتھ ساتھ پاکستانی کمیونٹی رنگا رنگ تقریبات کا انعقاد واہتمام بھی کرتی رہتی ہے۔ ہر پاکستانی سیاسی پارٹی کے وفادار، ہر مسلک و مذہب کے پیروکار، فنون لطیفہ کے پرستار، مختلف کھیلوں کے دلدار اپنی اپنی تنظیمات کے پرچم تلے وقتاً فوقتاً تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں۔ یوں تمام پاکستانیوں کو اپنی اپنی طبع کے مطابق ماحول میسر آ جاتا ہے۔ جن معاشروں میں رنگا رنگی کا فقدان یا کمی ہو وہ مرگ مفاجات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جذبہ خدمت کا شوق اور آگے نکلنے کا ذوق تنوع پیدا کرتا ہے۔ اسی تنوع سے قوس وقزح کے رنگ لئے شگوفے پھوٹ کر ذہنی روحانی اور جسمانی بالیدگی کا سبب بنتے ہیں۔ اختلاف رائے نہ ہو تو معاشرے ساکت وجامد ہو جائیں۔ البتہ اختلاف رائے کا اسلوب مہذب اور شائستہ ہونا چاہئے۔ دشنام طرازی قلم کی ہو یا زبان کی قابل نفریں عمل ہے۔ اس غلط اور بے لگام طرز عمل کی ہر سطح پر مذمت ہونی چاہئے۔

ایک پاکستانی صحافی جناب توفیق بٹ کے قلم سے نکلی ہوئی گوہر افشانیاں پڑھنے کا موقع ملا تو صدمہ ہوا۔ واجب الاحترام جناب محمد عارف بٹ پچھلے کئی سال سے پاکستانی کمیونٹی کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت نے انہیں اپنے خزانوں سے بے پناہ نواز رکھا ہے، کوئی تو ہو جو عمل میں ان سے دو ہاتھ آگے تو کیا برابر ہی ہو۔ ابرار الحق نے سیلاب زدگان کے لئے ہاؤسنگ سکیم پیش کی تو سب سے زیادہ زر تعاون اسی "عبدالستار ایدھی" نے دیا۔ ان گنت پاکستانی ضرورتمندوں کو قرض حسنہ سے نوازتے ہیں۔ 2005ء کے زلزلے میں سب سے زیادہ متاثرین کی خدمت کرنے والے، نادار افراد کی امداد وداد رسی ہو، ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی طبی و مالی امداد ہو، نشہ کرنے والے افراد کا علاج ومعالجہ ہو یا دل کے مریضوں کی نگہداشت وتعاون حتیٰ کہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی کے پاکستانی نے آواز دی ہو انہوں نے مایوس نہیں لوٹایا۔ کتنے غریب، مجبور اور شدید ضرورت مند ہیں جن کے اقامہ کا سارا عمل اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ پاکستان کا کونسا قومی تہوار ہے، سپورٹس میں کون سا کھیل ہے، کون سا مذہبی تہوار اور موقع ہے جس میں جناب عارف بٹ نے دامے، درمے، سخنے قدمے اپنی خدمات پیش نہ کی ہوں اور سب سے بڑھ کر تعاون نہ کیا ہو۔ پاکستانی کمیونٹی کے لئے اپنی خدمات اور درویش طبع ہونے کے باعث انہیں کویت میں پاکستانیوں کے لئے "عبدالستار ایدھی" قرار دیں تو عین حق ہے۔

جناب توفیق بٹ نے کس صحافتی اقدار و زبان کے زیر اثر جناب عارف بٹ کو "ہماری ٹھگ" کے خطاب سے نواز دیا۔ اس کی وضاحت وہ خود ہی کر سکتے ہیں۔ مگر جس واقعہ کو بنیاد بنا کر یہ خطاب عطا کیا گیا وہ صورتحال سے لگا نہیں کھاتا۔ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کو ایک ایمبولینس دینے کا وعدہ کیا۔ اول شخص نے وہ وعدہ وفا نہیں کیا، اس عمل سے محمد عارف بٹ صاحب "ٹھگ" کیسے قرار پائے۔ جناب توفیق بٹ لفظ "ٹھگ" کے لغوی معنی سے یقیناً واقف ہوں گے۔ جناب بٹ صاحب نے ایک طویل فہرست اپنے چاہنے والوں کی اپنے کالم میں

باقی صفحہ 11 پر

9th Expo Pakistan — Opportunities Unlimited — February 26th- March 1st, 2015

ایکسپو 2015ء

امسال سب سے زیادہ سرمایہ کار کویت سے جا رہے ہیں: حافظ محمد شبیر

کویتی خواتین بھی نمائش میں شرکت کریں گی، سکیورٹی کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، عارف بٹ صدر بزنس کونسل کی بریفنگ

خیطان میں 18 فروری کی شب ممبر اوورسیز پاکستانیز ایڈوائزری کونسل حافظ محمد شبیر نے ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا، جس میں انہوں نے ایکسپو 2015ء کے بارے میں بریفنگ دی، اجلاس میں صدر پاکستان بزنس کونسل محمد عارف بٹ نے بھی ایکسپو کے بارے میں سوالات کے جواب دیے۔ چیئرمین فرینڈز ویلفیئر ٹرسٹ ملک نور نے بھی اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ حافظ محمد شبیر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی Capacity میں رہ کر سوشل ورک کر رہے ہیں۔ وہ کن حالات سے گزرے وہی جانتے ہیں۔ وہ مخالفین کو نظرانداز کرتے ہیں، فوری ردعمل ظاہر نہیں کرتے، ایک سال میں ماحول تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے مختصر نوٹس پر تقریب میں شرکت پر تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ ایکسپو 2015ء کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں پاکستان سے لیٹر آ گیا ہے، انہوں نے تصدیق کی ہے کہ امسال سب سے زیادہ سرمایہ کار کویت سے جا رہے ہیں، یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ٹریڈ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (TDAP) ہمیں لیٹر جاری کرنے والا ہے۔ نئے لوگ جو بزنس کرنا چاہیں انہیں ساتھ لے کر جا رہے ہیں، انہیں ہر قسم کی سہولت مہیا کریں گے۔ ان کے پاس 25 لائسنس موجود ہیں، کفالت ویزے کی کوئی ضرورت نہیں، ان کے پاس سپورٹر موجود ہیں، مصنوعات آرڈر کریں، مارکیٹ میں لانچ کرنے کے لئے کام کریں تو 50 فیصد منافع اس کا، اتنی سہولت حکومت بھی نہیں دیتی۔ اگر وہ نہ کر سکا تو پاکستان بزنس سنٹر اس کو فروخت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ کویتی سرمایہ کاروں کو بڑی عزت (Respect) دی جائے گی، وہ پہلی مرتبہ پاکستان کو پاکستان میں دیکھیں گے۔ تقریباً 100 لوگ جا رہے ہیں۔ حبیب بلوچ، کاشف کمال، راجہ ظفر، محمد افضل شافی، عابد ملک، عرفان کیانی، عرفان عادل نے بڑی کوششیں کیں، لوگوں کو جمع کیا۔ 78 افراد پاکستان بزنس سنٹر نے تیار کئے جس میں سفارتخانہ کا مرکزی کردار ہے۔ عزت مآب سفیر پاکستان محمد اسلم خان اور کمرشل اتاشی آغا سعید نے بنیادی کردار ادا کیا۔ انہوں نے ہر قسم کی سپورٹ دی۔ وہ ان کے ساتھ اتحاد الجمعیہ گئے، اس کے ہیڈ سے ملے، سلطان سنٹر 8 دن اور جمعیہ ایک دن کے لئے پاکستانی مصنوعات کی نمائش کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ ہر جمعیہ میں ایک کارنر Made in Pakistan کے لئے مختص کیا جائے گا۔ TDAP نے بھی کافی سپورٹ کیا ہے۔

یہاں کویتی خواتین کی ایک سوسائٹی ہے جس کی 300 ممبرز ہیں، یہ پہلا موقع ہے کہ کویتی خواتین اس طرح کی ایکسپو میں شرکت کر رہی ہیں، باوجود اس کے کہ وہاں ایک چھوٹا سا ناخوشگوار واقعہ پیش آ گیا۔ 30 سے زائد کویتیوں کی ایکسپو میں شرکت ایک بریک تھرو ہے، روانگی سے قبل ایکسپو کے شرکاء کو تمام معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک ایک بیگ اور گفٹ پیک بھی دیا جائے گا۔ 26 فروری کو گورنر ہاؤس میں ڈنر ہو گا وہاں حکومتی شخصیات سے بھی ملاقاتیں ہوں گی، ان کی کوشش ہو گی کہ زیادہ Deals ہو جائیں۔ وہ اس کے لئے انتظامات کر کے جا رہے ہیں، عرب میڈیا سے بھی ایک نمائندہ علاؤ الدین مصطفیٰ اور ووپ میڈیا کے طارق اقبال، محمد افضل شافی، کاشف کمال ہمارے ساتھ جا رہے ہیں، وہ ہر روز تازہ ترین معلومات فراہم کرتے رہیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں حافظ محمد شبیر نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ سرمایہ کار اپنے ملک اور قوم کے لئے خرچ کریں۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ملٹی انویسٹرز مقامی مارکیٹ سے تلاش کریں، وہ چاہتے ہیں کہ مقامی بزنسمینوں کی ایک ڈائریکٹری تیار کریں۔ دو روز میں 100 بزنسمینوں کا ڈیٹا تیار ہو گیا۔ کچھ لوگ Data جمع کر رہے ہیں کچھ Process کر رہے ہیں، انشاء اللہ یہ بڑی جامع کتاب بنے گی۔ کاروباری شخصیات کے بزنس کا Promotion page مفت رکھیں گے جو پاکستان سے مصنوعات درآمد کرے گا، ان کے اشتہارات مفت لگائیں گے۔ ان کا Slogan ہے ''پاکستانی بنیں پاکستانی خریدیں'' Be Pakistani buy Pakistani ہمارے پاس ایک لاکھ ستر ہزار خریدار موجود ہیں، فائدہ بزنس مینوں کا ہی ہو گا۔ اس بزنس ڈائریکٹری کے ذریعے بزنس کو فروغ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 25 مارچ کو حیات ریجنسی کویت میں پروگرام ہو گا جس میں پاکستان کے مشہور گلوکار رحیم شاہ خان بھی پرفارم کریں گے۔ اسے پاکستان بزنس کونسل Facilitate کرے گی۔ اس میں 4 اسٹال سفارتخانہ پاکستان اور 6 پبلک کے ہوں گے۔ 27 مارچ کو مشرف میں ''گالا پاکستان'' نمائش کا اہتمام کیا جائے گا جس میں مقامی لوگوں کو آن بورڈ کیا جائے گا وہ اپنے اپنے اسٹالز لگائیں گے۔

عارف بٹ صدر پاکستان بزنس کونسل نے اعلان کیا ہے کہ جو وفود پاکستان سے آئیں گے ان کو Facilitate کریں گے۔ انہیں لاجسٹک سپورٹ دی جائے گی۔ بزنس ڈائریکٹری سے ان کا بزنس بڑھے گا اس سے پاکستان کو بھی فائدہ ہو گا۔ اس موقع پر صدر پاکستان بزنس کونسل نے بھی سوالات کے جواب دیے، انہوں نے کہا کہ کراچی میں قیام کے دوران پاکستان چیمبرز آف کامرس سے بھی ملیں گے۔ دہشت گردی کی حالیہ لہر کے باوجود کسی نے تشویش ظاہر نہیں کی۔ 2005ء سے ایکسپو منعقد ہو رہی ہے۔ کبھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ کوالٹی کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ نمائشیں اسی لئے منعقد ہوتی ہیں کہ تاجر اور مینوفیکچررز کے درمیان براہ راست رابطہ کرا دیا جائے۔ TDAP کے پاس جتنے Exhibitors ہوں گے ان کی تفصیلات موجود ہوں گی، ان کے پاس جنریٹرز موجود ہیں ان کے لئے بجلی کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ وہاں B to B یعنی بزنس ٹو بزنس میٹنگز ہوں گی۔ وہاں Presentation ہو گی۔ مصنوعات کے بارے میں اعلانات کئے جائیں گے۔ کپاس، پتھر، ماربل کے بارے میں معلومات میسر ہوں گی۔ جس کا جس فیلڈ سے تعلق ہو گا وہ اس کی Presentation میں شریک ہو جائے گا۔ مینوفیکچررز بھی موجود ہوں گے۔ وہ جب ایکسپو میں داخل ہوں گے تو انہیں اس دن کا سارا پروگرام دے دیا جائے گا۔ بدانتظامی کے امکانات بہت کم ہیں، سکیورٹی کے فول پروف انتظامات ہوں گے۔ پولیس افسر جس کی وہاں ڈیوٹی ہو گی اس کا ڈائریکٹ نمبر ہر کویتی کو دے دیا جائے گا۔ کویتیوں نے ایکسپو میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ کاٹن، سٹون، طبی آلات سے متعلقہ بزنس مین جا رہے ہیں۔ ان کی دلچسپی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو گا کہ ان کی خواتین بزنس پرسن بھی پاکستان جا رہی ہیں، آخر میں حافظ محمد شبیر نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا، پرتکلف عشائیے اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

کویت میں مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کی تشکیل: عرفان ناگرہ صدر نامزد

نومنتخب عہدیداران نے صدر یوتھ ونگ حمزہ شہباز کے دستخطوں سے جاری نوٹیفکیشن وصول کر لئے

خدمت کو شعار بنائیں اور لوگوں کیلئے مثال بنیں، میاں ارشد کی نومنتخب عہدیداران کو ہدایت

مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کویت نے جمعرات 29 جنوری کی شب کویت کا ایک مقامی ہوٹل میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کے عہدیداران کو سرٹیفکیٹس دیے گئے، یہ سرٹیفکیٹس مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ کے صدر کیپٹن (ر) محمد صفدر کی طرف سے جاری کئے گئے۔ کمپیئرنگ کے فرائض عدیل شہزاد نے بڑے احسن طریقہ سے انجام دیئے۔ انہوں نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت عرفان عادل نے حاصل کی۔ تقریب کے میزبان نے کہا کہ ہمیں سانحہ پشاور کے شہداء کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح معصوم بچوں پر ظلم ہوا، اس کی مثال نہیں ملتی۔

تقریب کے سب سے پہلے مقرر جی ایم راہی تھے، جنہوں نے سانحہ پشاور کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی۔ انہوں نے محسن نقوی کی مشہور نظم پیش کی۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

انہوں نے کہا کہ وہ مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے 21 ویں آئینی ترمیم منظور کر کے پاکستانی فوج کو ایک میدان دیا ہے۔ انشاء اللہ پاکستانی فوج اس ناسور کو ختم کر کے ہی دے گی۔

پروگرام کے کمپیئر نے کہا کہ بقول اقبال

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا مقصد پاکستان کو پرامن ملک بنانا اور اسے ترقی کی نئی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کے ارکان اسی جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کویت میں مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کی بنیاد چند سال پہلے میاں محمد ارشد نے رکھی تھی۔ پاکستان سے بڑی پذیرائی ملی۔ اس میں قائدین کی محبت بھی شامل ہے۔ میاں عمران چیف آرگنائزر مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلم سنٹر (ن) کے نئے عہدیداران اور تمام بہن بھائیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں، وہ میاں محمد ارشد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی کوششوں سے یہ ونگ قائم ہوا، وہ تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہیں

خدا کرے میری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ایسا خطہ بنائے جہاں زندگیاں مسکراتی ہوں۔ ہم پاکستان کا نام روشن کرنے کے لئے نواز شریف کے ساتھ ہیں۔ میاں ارشد نے سنگ بنیاد رکھا، یہ قافلہ رواں دواں ہے جو انشاء اللہ آگے ہی چلتا رہے گا۔ جو ارکان تقریب میں شریک نہیں ہو سکے وہ انہیں بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ہم پاکستان کے لئے زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں تاکہ آنے والی نسلیں ہمیں اچھے الفاظ سے یاد رکھیں، ایسا خطہ چاہتے ہیں جہاں ہر شہری کا وقار بلند ہو۔

وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقین ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

پوری دنیا میں اوورسیز پاکستانیوں کے لئے مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ ایک مثال ہے۔ مسلم لیبر ویلفیئر اوورسیز کویت کے صدر محمد زبیر شرفی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ یوتھ ونگ کے عہدیداران کو نوٹیفکیشن جاری ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، یہ محمد عرفان ناگرہ کی محنت کا ثمر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ پاکستان اور پاکستانیوں کی جتنی بھی خدمت کر سکتے ہوں کریں، پاکستان کی عزت اور وقار کو مدنظر رکھیں، صرف اشتہار دے دینے سے پارٹی کی خدمت نہیں ہو سکتی، اصل چیز یہ ہے کہ لوگوں کے کام کریں مثلاً کسی کا پاسپورٹ کا مسئلہ ہو تو ساتھ جا کر اس کی ہر ممکن مدد کریں۔ جماعتوں میں وفاداریاں تبدیل کرنے سے سارا انظام خراب ہو جاتا ہے۔ فیصلہ کرنا ہے کہ کس کے ساتھ چل رہے ہیں۔ قائدین نے جو راستہ بتا دیا ہے اسی پر چلتے رہیں گے۔ تقریب کے کمپیئر عدیل شہزاد نے اس موقع پر پارٹی قائد میاں نواز شریف کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

ہر دل میں بس چکی ہے محبت تیری نواز
ملت کو آپڑی ہے ضرورت تیری نواز
ہمت تیری نے دیس کی طاقت بھی بڑھا دی
کیا خوب ہے دانش تیری جرأت تیری نواز

کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدر رانا اعجاز حسین ایڈووکیٹ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تقریب کا مقصد مسلم سنٹر (ن) میں ایک نئے ونگ کا قیام ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ وہ مسلم سنٹر (ن) کے ذمہ داران بالخصوص میاں محمد ارشد، عرفان ناگرہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میاں نواز شریف اقتدار میں ہوں یا جلاوطن میاں ارشد اور عرفان ناگرہ ان کے ہی گیت گاتے رہے ہیں۔ پاکستان میں فوجی حکومت کے دوران بھی میاں ارشد کویت میں مسلم لیگ (ن) کی تقریبات منعقد کرتے رہے ہیں، میاں عمران کی تقریر سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آج کویت میں مسلم سنٹر (ن) کو پہچانا جا رہا ہے، اس کے پیچھے دو ہی افراد ہیں جو محبت اور خلوص کے پیکر ہیں، وہ ہیں عرفان ناگرہ اور میاں ارشد، جو سب کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔ ہمیں غیر سیاسی انداز سے ہر فرد کے کام آنا چاہئے۔ دھڑے بازی ملک میں ہی رہے تو بہتر ہے۔ ہمیں کویتی قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے ایک سفیر کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ یہاں کے قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے ہم اپنا امیج بہتر کر سکتے ہیں، اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ تقریب کے کمپیئر نے کہا کہ محترمہ نجمہ خان مسلم سنٹر (ن) میں شامل ہو رہی ہیں، وہ انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، یوتھ ونگ کے عہدیداران کو نوٹیفکیشن کے لیٹرز جاری کرنے کے لئے میاں محمد ارشد صدر مسلم سنٹر (ن) حاجی منور علی سینئر رہنما، میاں عمران چیف آرگنائزر یوتھ ونگ، محمد زبیر شرفی صدر مسلم سنٹر (ن) لیبر ونگ کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ عرفان ناگرہ صدر مسلم سنٹر (ن) کویت یوتھ ونگ، عدیل شہزاد جنرل سیکرٹری، ندیم اکبر صدارتی کوآرڈی نیٹر، عباس ملک سینئر نائب صدر، شاہنواز مغل نائب صدر، غلام محمد (جی ایم) راہی نائب صدر، محترمہ نجمہ خان نائب صدر شعبہ خواتین، رانا شبیر نائب صدر، محمد مشتاق نائب صدر، میاں محمد عرفان انچارج میڈیا سیل، شریف ہرساوی انفارمیشن سیکرٹری، عمران صدیق فنانس سیکرٹری، محمد یٰسین کوآرڈی نیٹر ایجوکیشن و سوشل ورک نے نوٹیفکیشن کے لیٹرز وصول کئے۔

درج ذیل عہدیداران شریک نہ ہو سکے۔ انہیں بعدازاں کسی تقریب میں نوٹیفکیشن جاری کئے جائیں گے۔ محمد اعجاز ایڈیشنل سیکرٹری جنرل، نوید عباس (رابطہ سیکرٹری) عمران امین (انفارمیشن کوآرڈی نیٹر)، محمد عثمان (ایڈیشنل جنرل سیکرٹری)، سمیر جاوید (ایڈیشنل جنرل سیکرٹری) محمد شہزاد نائب صدر، آصف محمود آفس سیکرٹری، عقیل وائس ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، رانا شبیر حسین جوائنٹ سیکرٹری، آصف حسین کوآرڈی نیٹر سپورٹس، تقریب کے کمپیئر نے کہا کہ کویت میں یوتھ ونگ کی ممبرشپ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ میاں محمد ارشد اور عرفان ناگرہ نے پہلے ممبر امجد فاروق اور دوسرے ممبر محمد مہتاب کو ممبرشپ کارڈز جاری کئے۔ مسلم سنٹر (ن) لیبر ونگ کے چیئرمین حکیم طارق محمود صدیقی نے مختصر خطاب میں کہا کہ وہ نوٹیفکیشن وصول کرنے والے ساتھیوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا میاں محمد ارشد، زبیر شرفی اور عرفان ناگرہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کے نومنتخب صدر عرفان ناگرہ نے میاں ارشد، زبیر شرفی سمیت تقریب میں موجود تمام افراد کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا۔ وہ یوتھ ونگ کے تمام عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ صدر مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کیپٹن (ر) صفدر کی منظوری سے نوٹیفکیشن جاری کئے گئے، وہ ان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان پر اعتماد کیا۔ انہوں نے کہا کہ دیار غیر میں زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی چاہئے۔ ہم ہم وطنوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ ہر قدم پر یوتھ ونگ کی ٹیم کو ساتھ پائیں گے۔ وہ ان کے لئے جو بھی کر سکتے ہیں کریں گے۔ پاکستان میں مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ واحد تنظیم ہے جو لوگوں کو خون کے عطیات دینے کے لئے مائل کرتی ہے۔ اس کے لئے یوتھ ونگ میں بلڈ ڈونر گروپ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک لا الٰہ الا اللہ کی بنیاد پر بنا ہے، انشاء اللہ اس کے خلاف تمام سازشیں ناکام ہوں گی۔ ہم اگلی نسلوں کے لئے وہ کر جائیں گے کہ ہمیشہ یاد رہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہر شخص اپنے حصے کا فرض ادا کرے۔

صدر مسلم سنٹر (ن) میاں محمد ارشد نے صدارتی خطاب میں کہا کہ وہ پاکستانی سفارتخانہ سے مل کر پاکستانی کمیونٹی کے لئے خدمت کو شعار بنائیں گے۔ وہ تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں، انہیں فخر ہے کہ آج ان کے ساتھ لیبر ونگ کے علاوہ یوتھ ونگ بھی ہے، انہوں نے نومنتخب عہدیداران کو ہدایت کی کہ وہ لوگوں کے لئے مثال بنیں اور خدمت کو شعار بنائیں۔ عرفان ناگرہ نے اپنی خدمات کے ذریعے کویت میں نام بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل ورکر محمد ایوب بھٹی کو بھی خراج تحسین پیش کیا کہ وہ میتوں کی ترسیل کے لئے بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قاری محمد رضوان کی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

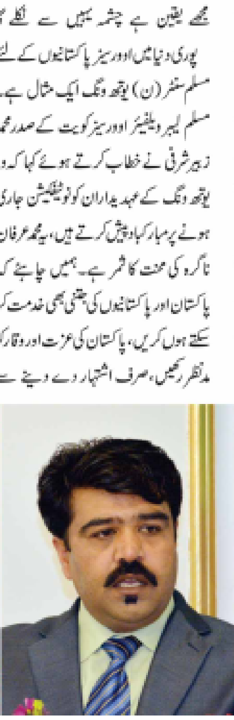

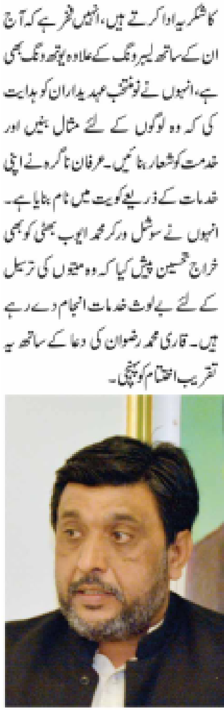

پی این ایس طارق کا تیسرا خیر سگالی دورہ کویت

پاکستان اور کویت نیوی کے تعلقات بڑے دوستانہ ہیں: سمندروں کو دہشت گردی سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں

وطن سے دور رہتے ہوئے اپنوں سے ملاقات بڑی اچھی لگتی ہے: جہاز کے کپتان وقار محمد کی صحافیوں سے گفتگو

پاکستانی بحریہ کے جہاز پی این ایس طارق نے یکم سے 4 فروری تک کویت کا خیر سگالی دورہ کیا۔ جہاز کے کیپٹن وقار محمد نے یکم فروری کو جہاز پر مقامی صحافیوں کو بریفنگ دی، جس میں مقامی اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کیپٹن وقار محمد نے یکم جولائی 1992ء کو پاکستان نیوی میں کمیشن حاصل کیا۔ وہ کمیونیکیشن اسپیشلسٹ ہیں، وہ انٹروار کالج پی اے ایف سے انٹروار کورس کر چکے ہیں۔ انہوں نے نیوی پوسٹ گریجویٹ سکول مونٹرے امریکہ سے سسٹم انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی۔ وہ پاک بحریہ میں مختلف پوزیشنوں پر تعینات رہے، وہ نیول ہیڈ کوارٹرز میں ڈائریکٹر آف سگنلز، فلیٹ آپریشنز آفیسر، بحرین میں سی سی ٹی ایف 151 میں ایل این او کے طور پر تعینات رہے۔ وہ پی این ایس طارق اور پی این ایس رہبر میں ایگزیکٹو افسر، پی این ایس ٹیپو سلطان پر کمیونیکیشن افسر اور پی این ایس نصر میں فرسٹ لیفٹیننٹ کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں، انہیں یکم اکتوبر 2012ء کو کیپٹن کے عہدہ پر ترقی دی گئی۔ ستمبر 2012ء میں انہوں نے پی این ایس بابر پر کمانڈنگ افسر کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ وہ مئی 2014ء سے پی این ایس طارق پر کمانڈنگ افسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کیپٹن وقار محمد نے کہا کہ وہ نیوی آفیسرز اور اپنے عملہ کی طرف سے تمام صحافیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ ایک وارشپ ہے جس کا نام مشہور مسلم کمانڈر طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ یہ کلاس 21 کا پہلا جہاز تھا جو برطانیہ سے 1990ء میں خریدا گیا تھا۔ اس پر جدید ترین آلات نصب ہیں جو تیسری مرتبہ کویت آیا ہے۔ کویت اور پاکستان کے تعلقات بڑے دوستانہ ہیں۔ کویت نیوی کے متعدد افسران پاکستان میں تربیت حاصل کر چکے ہیں، وہ کویتی حکام کا میزبانی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پی این ایس طارق کئی علاقائی اور بین الاقوامی مہمات کا حصہ رہ چکا ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستان نیوی سمندروں کو کسی بھی قسم کی دہشت گردی سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ پاکستان نیوی ٹاسک فورس 150 کی پانچ مرتبہ قیادت کر چکی ہے۔ بحری قذاقی کے خاتمہ کے لئے پاکستان نیوی نے ہمیشہ اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان اس ٹاسک فورس کی بھی پانچ مرتبہ قیادت کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کویت نیوی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ وہ Coalition فورس کا حصہ ہیں۔ یہاں سے پھر بین الاقوامی فورس میں جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ان کے لئے اعزاز ہے کہ وہ تیسری مرتبہ کویت کا دورہ کر رہے ہیں، جن میں سے دو مرتبہ پی این ایس طارق کے ساتھ آ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ Sea line کمیونیکیشن کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ Coalition Forces کا پرچم اٹھائے ہوئے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کویت نیوی اپنے آفیسرز اور جوانوں کو تربیت کے لئے پاکستان بھیجے۔

بعدازاں کویت میں مقیم پاکستانی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیپٹن وقار نے کہا کہ پاکستانیوں سے ملاقات کا یہ بہترین موقع ہے۔ اپنے ملک اور گھر والوں سے دور ہوتے ہوئے اپنوں سے ملاقات ہو جائے تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔

ضروری اعلان

قارئینِ کرام! پاکستان کے قومی دن کے موقع پر پندرہ روزہ "نئی روشنی" کا خصوصی ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے، مضامین کی اشاعت یا اشتہارات کی بکنگ کے لئے 17 مارچ تک درج ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے

65520492 - 99287235
97809393 - 97200509

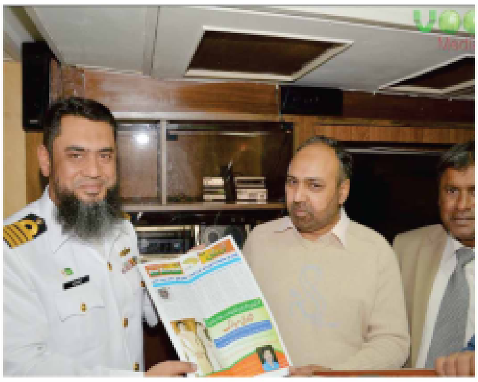

ملک اسلام کا جنرل راحیل شریف سے دلی اظہارِ تعزیت

ملک اسلام (سماجی کارکن)

کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی ممتاز شخصیت، سماجی کارکن ملک محمد اسلام نے پاکستان کے آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی والدہ کے انتقال پر دلی اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی ہے، انہوں نے کہا کہ مرحومہ میجر شبیر شریف شہید (نشانِ حیدر) کی بھی والدہ تھیں، ایسی مائیں بڑی عظیم ہوتی ہیں جو راحیل شریف، شبیر شریف، راشد منہاس، عزیز بھٹی جیسے فرزندان پیدا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جنرل راحیل اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

پی این ایس طارق پر عشائیہ

کویت نیوی کے سربراہ، سفیروں اور اعلیٰ حکام کی خصوصی شرکت

دونوں ممالک کی بحری فورسز کے تعلقات بڑے مضبوط ہیں، اگلے ماہ کویتی افسران پاکستان جائیں گے: کویت نیوی کے سربراہ کا اظہار خیال

میجر جنرل خالد عبداللہ کی بحیثیت چیف گیسٹ شرکت ہمارے لئے اعزاز ہے: سفیر پاکستان محمد اسلم خان

شاندار میزبانی پر کویتی حکام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کیپٹن وقار محمد کا خطاب

پاکستانی بحریہ کے جہاز پی این ایس طارق نے یکم سے 4 فروری تک کویت کا خیر سگالی دورہ کیا۔ 2 فروری کی شب جہاز پر عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کویت نیوی کے اعلیٰ حکام، دوست ممالک کے سفیروں، سفارتکاروں، سفیر پاکستان، سفارتخانہ پاکستان کے افسران اور کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں دونوں ممالک کے قومی ترانے بجائے گئے، پی این ایس طارق کے کپتان وقار محمد کو دعوت خطاب دی گئی، انہوں نے کہا کہ کویت نیوی کے سربراہ میجر جنرل خالد عبداللہ، عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان، دوست ممالک کے سفیروں، سفارتکاروں، کویت نیوی کے اعلیٰ حکام اور پاکستانی کمیونٹی کی سرکردہ شخصیات کو جہاز پر خوش آمدید کہتے ہیں، آپ لوگوں کی آمد ہمارے لئے اعزاز ہے، وہ شاندار میزبانی پر کویت نیوی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پی این ایس طارق کا یہ تیسرا دورہ کویت ہے، انہوں نے ہمیشہ بڑی اچھی میزبانی کی۔ پاکستان اور کویت کے تعلقات باہمی احترام کی بنیاد پر قائم ہیں۔ پاکستان نیوی دہشت گردی کی ہر شکل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے مشن پر کام کر رہی ہے۔ ہم ملٹی نیشنز آپریشنز پلان کا حصہ ہیں۔ انسداد منشیات اور بحری قذاقی کو روکنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ملٹی نیشنل ٹاسک فورس 151 تقریباً 6 سال قبل 2009ء میں قائم ہوئی تھی۔ پاکستان نیوی نے پانچ مرتبہ 151 کی قیادت کی۔ مقصد سمندروں کو محفوظ بنانا ہے۔ عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کویت نیوی کے سربراہ میجر جنرل خالد عبداللہ کی چیف گیسٹ کے طور پر تقریب میں شرکت ہمارے لئے اعزاز ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات بڑے دوستانہ ہیں۔ وہ مشکلات میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہیں عراق کے غاصبانہ قبضہ سے کویت کی آزادی کے لئے پاکستان نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی طرح پاکستان میں زلزلہ اور اور سیلاب جیسی آفتوں کے دوران کویت نے پاکستان کی بھرپور امداد کی۔ دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے وسیع امکانات

موجود ہیں جیسا کہ کیپٹن وقار نے بھی بتایا کہ پاکستان نیوی دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ہم دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خاتمہ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انٹرنیشنل کمیونٹی پاکستان نیوی کے سرکردہ کردار سے آگاہ ہے۔ وفاقی حکومت ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ پی این ایس طارق کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری کے لئے معاون ہوگا۔ کویت نیوی کے سربراہ میجر جنرل خالد عبداللہ نے کہا کہ وہ کویت بحریہ کی طرف سے عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان اور پاکستانی بحری جہاز طارق کے افسران اور عملہ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہ پی این ایس طارق کو کویت آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات بڑے مضبوط ہیں۔ اگلے ماہ کویت نیوی کے افسران پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں، وہ دو ماہ پہلے پاکستان میں تھے، امسال کویت اور پاکستان کی نیوی، مشترکہ مشقیں کریں گی۔ کویت پاکستان فرینڈ شپ ایسوی ایشن کے سرپرست اعلیٰ مبارک سعدون المطوع نے نئی روشنی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نیوی کی قوت کویت کی قوت ہے۔ وہ ہر سال پاکستان جاتے ہیں، پی این ایس طارق پر کھڑے ہو کر محسوس ہوتا ہے کہ اپنی ہی بحریہ کے جہاز پر کھڑا ہوں۔

ممبر اوورسیز پاکستانیز ایڈوائزری کونسل حافظ محمد شبیر نے کہا کہ وہ پی این ایس طارق کو کویت میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ شاندار انتظامات پر سفارتخانہ پاکستان کے حکام مبارکباد کے مستحق ہیں۔ وہ کویت نیوی کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے پاکستانی بحری جہاز کی شاندار میزبانی کی۔ کویت نیوی کے سربراہ اور اعلیٰ افسروں کی پاکستانی بحری جہاز پر آمد ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے۔

ہمارے ان کے ساتھ کئی رشتے ہیں، کویت نے مصیبت کی ہر گھڑی میں پاکستان کی کھل کر امداد کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کویت کو ہمیشہ آباد رکھے۔ مسلم سنٹر (ن) کویت کے صدر میاں محمد ارشد نے کہا کہ وہ پی این ایس طارق پر کھڑے ہو کر بڑی خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ کیپٹن وقار محمد کی قیادت میں بحری جہاز کی کویت آمد سے دونوں ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ مسلم سنٹر (ن) کے سرپرست حاجی منور علی نے کہا کہ وہ پی این ایس طارق پر کھڑے بڑی خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ جہاز کے دورہ سے کویت اور پاکستان کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ ممتاز بزنسمین احتشام اللہ دتہ نے کہا کہ وہ بہت اچھا محسوس کر رہے ہیں۔ پاکستان نیوی کا شمار دنیا کی بہترین بحری افواج میں ہوتا ہے، اس نوعیت کی تقریبات سے سب لوگوں کو مل بیٹھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ معروف بزنسمین عبدالرشید غلام محمد نے جو بہت کم تقریبات میں شرکت کرتے ہیں کہا کہ وہ پاک نیوی کے کپتان وقار محمد، دیگر افسران اور جوانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ پاکستانی جہاز کی آمد سے دونوں ممالک کی بحری فورسز کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ سفارتخانہ پاکستان کے پاسپورٹ سیکشن کے انچارج عطاء الرحمن نے کہا کہ وہ تقریب میں شرکت کر کے بڑا اچھا محسوس کر رہے ہیں۔ پاکستانی بحری جہاز کے دورہ کویت سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ بحیثیت قوم ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ کویت ہمارا برادر ملک ہے ان کے ساتھ ہمارے تعلقات روز بروز بہتر ہو رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان نیوی پوری مسلم امہ کی قیادت کر سکتی ہے۔ پاکستان ایجوکیشنل انگلش سکول حولی کے ڈائریکٹر ماجد علی چوہدری نے کہا کہ وہ بہت اچھا محسوس کر رہے ہیں، جہاز کے دورہ سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ پاک بحریہ پر پاکستانیوں کو ہی نہیں پوری مسلم امہ کو فخر ہے۔ تقریب کئی خوشگوار یادیں لئے اختتام کو پہنچی۔ جہاز کے عملہ اور کپتان نے مہمانوں کو بڑے خوشگوار انداز سے رخصت کیا۔

سندھی ناول

سیتا زینب

تخلیق: زیب سندھی

ترجمہ: شاہد حنائی

گیارھویں قسط

"تو کیا۔۔۔۔تم میرے کردار پر شک کر رہی ہو؟" عابد علی نے ٹھنڈی سانس لے کر خدیجہ کو گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں بالکل" خدیجہ نے فوراً جواب دیا۔ "اگر آپ اس قدر مضبوط کردار کے مالک ہوتے تو مجھے جگا لیتے۔ یوں چوروں کی طرح چھپ چھپا کے اس کے کمرے میں نہ جاتے۔"

"آخر تم سمجھ کیا رہی ہو؟" عابد علی آگ بگولہ ہو گیا، "کیا سمجھ لیا ہے تم نے مجھے! "

"سب سمجھتی ہوں"، خدیجہ نے نفرت آمیز لہجے میں کہا، "مجھے سب پتا چل گیا ہے۔"

"کیا؟" عابد علی نے طیش، حیرت اور کرب کے ساتھ کہا، "کیا پتا چل گیا ہے تمہیں؟"

"وہی جو اس گھر میں ہو رہا ہے۔" خدیجہ نے کراہت و طنز بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا۔۔۔۔؟" عابد علی نے سخت غصے، دُکھ اور حیرت کے ساتھ کہا، "کیا تم مجھے بدکردار سمجھ رہی ہو؟"

"آپ کا کردار تو آج آپ کی اس حرکت سے ظاہر ہو گیا ہے۔" خدیجہ نے نفرت کے ساتھ کہا، "مجھے آپ سے گھن آنے لگی ہے۔" یہ کہہ کر خدیجہ نے منہ دوسرے رُخ پھیر لیا۔

عابد علی کے اندر تو جیسے ایٹم بم کا دھماکا ہو گیا ہو۔ اس کی سچائی اور محبت کا محل اک پل میں بھسم ہو گیا۔ اس کے کانوں کی لویں تپنے لگیں اور سارے بدن میں کانٹے چبھنے لگے۔ اس نے یکے بعد دیگرے کئی لمبی لمبی سانسیں لیں۔ ہر سانس کے ساتھ اس کا غصہ اک نئی انتہا تک پہنچتا رہا۔ اس کے اندر ہونے والے ایٹم بم کے دھماکے کی گرمی اس کے الفاظ کے ساتھ گونجنے لگی،

"اگر تو مجھے بدکردار سمجھتی ہے۔۔۔۔ مجھ سے کراہت آتی ہے تجھے۔۔۔۔ تو جا میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔"

خدیجہ نے گردن موڑ کر ناقابلِ یقین انداز میں عابد علی کو دیکھا۔

"میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔" عابد علی کے منہ سے اس کے اندر ہونے والے ایٹمی دھماکے کی بازگشت گونجنے لگی۔

خدیجہ ہکا بکا رہ گئی۔ اب اسے ہر بات بھول چکی تھی۔

"میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔" عابد علی نے دوسری مرتبہ دہرایا۔

"بس کریں!" خدیجہ نے تاب نہ لاتے ہوئے اپنا ہاتھ عابد علی کے منہ پر رکھ دیا۔ وہ سر تا پاؤں لرزنے لگی۔ "خدا کے لیے ۔۔۔۔۔ تیسری بار نہ کہیے گا۔" صدمے کی شدت سے دہشت زدہ خدیجہ چلا دی۔

عابد علی نے خدیجہ کا ہاتھ جھٹک دیا۔ "میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔" اس نے تیسری مرتبہ کہہ ڈالا۔ الفاظ اس کے ہونٹوں سے یوں سرعت کے ساتھ نکلے، جیسے پنجرے میں قید پنچھی پنجرے کا دروازہ کھلنے کے منتظر ہوں۔

اسی لمحے خدیجہ نے اپنا پورا جیون تباہ ہوتا اور اس کا ملبا اپنے اوپر گرتا محسوس کیا۔ اس کے تن من کو درد نے جکڑ لیا۔ وہ سکتے کے عالم میں عابد علی کو دیکھتی رہی، جو آنکھیں بند کیے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔ گویا وہ گھٹن محسوس کر رہا ہو۔ عابد علی آنکھیں کھول کر کچھ دیر خدیجہ کو گھورتا رہا اور پھر اک گہری سانس لے کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

خدیجہ نے پیٹھ کر کے جاتے عابد علی کو دیکھا، عابد علی کمرے سے جا چکا تو خدیجہ کمرے میں تنہا رہ گئی۔ تب اچانک دھاڑ سی اک ٹھنڈی آہ اس کے لبوں کا حصار توڑ کر نکلی اور اس کے سارے وجود کو جکڑ لیا۔ اس کی آنکھوں کے بند ٹوٹے تو سب کچھ دھندلا گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے تو پیروں نے اس کا وزن سہارنے سے انکار کر دیا۔ وہ بے اختیار نیچے کو جھکتی چلی گئی اور اس کے گھٹنے فرش سے جا لگے۔ اس کے کھولتے دل سے نکلتی سسکیوں کی بھاپ پورے گھر میں پھیل گئی۔

رات کے سکوت میں، آنگن میں انتہائی بے چینی کے عالم میں، عابد علی کے قدموں کی آہٹ کے ساتھ ساتھ کمرے سے سسکیوں کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

ہلکی سردی کے باوجود تیز تیز قدم ٹہلتے عابد علی کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا اور اس کے کانوں کی لویں تک دہک رہی تھیں۔ وہ چلتے چلتے اک جگہ رُک کر ساکت ہو گیا اور اس کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں، "اے اللہ!۔۔۔یہ کیا ہو گیا!۔۔۔۔میں نے یہ کیا کر ڈالا!! ۔۔۔۔!!!"

عابد علی کا چہرہ آسمان رُخ ہی رہا، دو آنسو اس کی سوگوار آنکھوں سے بہہ کر اس کے کانوں تک آ گئے۔ اس نے اک گہری سانس لے کر گردن جھکائی اور اور اپنے بکھرے بالوں میں انگلیاں پھیریں تو اس کی نظر بیرونی دروازے پر جا پڑی تو وہ چونک گیا۔

بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔

عابد علی اک لمحہ ضائع کیے بنا دوڑتا ہوا دروازے تک گیا اور باہر کو لپکا۔

رات کی تاریکی میں بجلی کے کھمبے پر لٹکتے ایک پرانے بلب کی ناکافی روشنی کے سوا گلی میں کچھ بھی نہ تھا۔ عابد علی نے جلدی جلدی، بار بار گلی کے دونوں سروں تک دیکھا، اسے شک ہو چلا تھا کہ زینب، خدیجہ اور اس کے مابین ہونے والی تکرار سے دل گرفتہ ہو کر چلی گئی ہوگی۔ پھر بھی ہو یقین کر لینے کی غرض سے دوڑتا ہوا زینب کے کمرے میں گیا۔

کمرے میں سب کچھ موجود تھا، سوائے زینب کے۔ عابد علی کی سانس سوکھ گئی۔ اس کے دل میں کئی وسوسے جاگ اُٹھے۔

دوسرے کمرے میں ابھی تک خدیجہ کی سسکیاں جاری تھیں۔ فرش پر بیٹھی خدیجہ کا سر اس کے گھٹنوں پر رکھا ہوا تھا اور سر پر اس کے ہاتھ تھے۔ عابد علی نے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر مایوسی کے عالم میں باآوازِ بلند کہا، "زینب یہاں سے چلی گئی ہے۔"

خدیجہ اسی طرح سسکتی رہی۔ اس کے لیے اپنے درد کے سوا تمام حالات بے معنی ہو چکے تھے۔

عابد علی نے انتہائی پریشانی اور فکر مندی کے ساتھ کہا، "زینب کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے۔"

خدیجہ اپنے ہی غم سے اُلجھی رہی، اسی طرح سسکتی رہی۔

"تم۔۔۔۔تم۔۔۔۔ دروازہ بند کر لینا۔" عابد علی نے جلدی سے کہا، "میں اسے ڈھونڈنے جاتا ہوں۔" عابد علی جس تیزی سے بول رہا تھا، اسی تیزی سے دروازے سے واپس پلٹ گیا۔ خدیجہ نے اپنے گھٹنوں سے سر اُٹھا کر، ساون کی کیلی جیسی آنکھوں سے دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے رات کی سیاہی نظر آ رہی تھی، جس میں اب کسی بھی دیے کی روشنی کی روشنی باقی نہ رہی تھی۔

چھوٹے سے شہر کی تنگ و تاریک گلیوں میں عابد علی کب سے دوڑے چلا جا رہا تھا۔ تنگ گلیوں میں روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا، جس کی وجہ سے عابد علی متعدد بار ٹھوکریں کھا چکا تھا۔ ہلکی ہلکی سردی ہونے کے باوجود عابد علی کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا اور وہ بُری طرح ہانپ رہا تھا۔ پھر بھی وہ دوڑے چلا جا رہا تھا۔ وہ ہر نئی گلی میں داخل ہوتے وقت لمحہ بھر کو رُک کر گھروں کے اندر سے آتی مدھم روشنی میں گلی کے آخری سرے تک دیکھنے کی کوشش کرتا اور زینب کو موجود نہ پا کر پھر اسی رفتار کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ اک نسبتاً زیادہ تنگ گلی میں دوڑتے دوڑتے اس کا کندھا بجلی کے کھمبے کے سے ٹکرا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تو دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے اس نے اپنے جسم میں درد کی ٹیسیں دوڑتی محسوس کیں۔ اس کی ٹانگوں کے پٹھے بے جان ہوئے جاتے تھے۔ اس نے وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے کھڑے واپس گھر کو پلٹ جانے کا سوچا، مگر اگلے ہی لمحے اسے زینب کی سلامتی کے تصور نے بے تاب کر دیا۔ اس نے دو تین طویل سانسیں لے کر اپنے جسم کی ساری قوت جمع کی اور پھر سے ممکنہ حد تک تیز رفتاری کے ساتھ دوڑتا ہوا دوسری گلی میں مُڑ گیا۔

عابد علی رات کی تاریکی میں شہر کی گلی گلی، مارا مارا پھرتا ہوا شہر سے باہر جانے والے راستوں سے گزرتا ہوا ریلوے سٹیشن پہنچ گیا۔ شہر کی گلیوں اور شہر سے باہر جاتے راستوں کی طرح پلیٹ فارم بھی ویران پڑا تھا۔ عابد علی نے گہری سانس لے کر پلیٹ فارم کے دونوں اطراف دیکھا لیکن اسے مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اسے یقین ہو گیا کہ زینب، شکر کے ٹکڑوں کی طرح سوگھتے، کھوجتے مسلح کارندوں کے ہتھے چڑھ گئی ہوگی۔ یہ تصور کرتے ہی عابد علی کی آنکھیں نم ہو گئیں کہ آج رات کے دوران ہی زینب ماری جائے گی، کیوں کہ شکر جیسے سنگ دل آدمی سے رحم کی توقع رکھنا بھی عبث تھا۔

(باقی آئندہ)

وہ جنہیں زندگی کی آخری سانسیں وطن میں نصیب نہ ہو سکیں

میت گیارہ دن مردہ خانہ میں پڑی رہی

لاہور کے علاقہ راج گڑھ سے تعلق رکھنے والے ہشام ناصر علی خان 32 سال کی عمر میں 5 فروری کو انتقال کر گئے۔ میت گیارہ دن تک مردہ خانہ میں پڑی رہی۔ سماجی کارکن محمد ایوب بھٹی کے مطابق سفارتخانہ کے کمیونٹی ویلفیئر اتاشی نور الدین داوڑ نے لاوارث میت کا علم ہونے پر اسے وطن بھیجنے کے لئے فوری کوششیں شروع کر دیں۔ محمد ایوب بھٹی بھی فوری طور پر متحرک ہو گئے۔ پاکستان سے ورثاء تلاش کر لئے گئے اور قانونی کارروائی کے بعد اسے پاکستان بھیج دیا گیا۔ 51 سالہ پرویز مسیح کویت میں دل کے دورہ سے انتقال کر گئے۔ میت کو مسیحی طریقے سے غسل دے کر پاکستان بھیج دیا گیا، جہاں ان کے بیٹے نے انکشاف کیا کہ وہ کویت میں قیام کے دوران آئی پی سی میں اسلام قبول کر چکے تھے اس لئے تدفین اسلامی طریقہ سے کی گئی۔ لاہور سے تعلق رکھنے والے 62 سالہ محمد اشرف ناز عبدالعزیز شوگر اور دل کے دورہ سے انتقال کر گئے۔ دریں اثناء محمد ایوب بھٹی نے اعلان کیا ہے کہ لاوارث میت کی دستاویزات ان تک پہنچا دیں۔ جسد خاکی فی سبیل اللہ گھر تک پہنچا دیا جائے گا۔ خدمات 24 گھنٹے دستیاب ہیں مزید معلومات کے لئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

99088316-55088316

پاکستان قرأت و نعت کونسل کویت کے زیر اہتمام 16 اپریل 2015 کو میگا ایونٹ ہو رہا ہے، جس میں پاکستان، ہالینڈ اور انگلینڈ سے نعت خواں تشریف لا رہے ہیں، پاکستان سے تسلیم احمد صابری QTV محمد سہیل قادری (یوکے) قاری حافظ جاوید اختر (یوکے) الحاج محمد اویس رضا قادری (کیوٹی وی) محمد حمزہ (ہالینڈ) سے شرکت کریں گے

پاکستان سکول سالمیہ میں رنگا رنگ فن فیئر: طلباء اور والدین کا والہانہ جوش وخروش

فن فیئر میں پاکستانی ثقافت کی جھلک نظر آئی: بچوں نے ثابت کر دیا ہم زندہ قوم ہیں: سفیرِ پاکستان

میلہ کے کامیاب انعقاد پر سکول انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں: حافظ محمد شبیر

بریانی، گول گپے، چٹ پٹے پکوان: کویتی گلوکار مبارک راشد کی پاکستانی ملی گیتوں پر خوبصورت پرفارمنس

میلہ میں پاکستانی اور عرب فیملیوں کی کثیر تعداد میں شرکت: پرنسپل زرینہ غلام کا معزز مہمانوں سے اظہارِ تشکر

پاکستان سکول سالمیہ میں ہفتہ 30 جنوری کو "فیملی فن فیئر" کا اہتمام کیا گیا۔ طلباء و طالبات اور فیملیوں کی کثیر تعداد اس رنگا رنگ پروگرام سے محظوظ ہوئی۔ میلہ میں پاکستانیوں کے علاوہ کویتیوں اور عرب فیملیز نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ادارہ کے اونر ڈاکٹر زیاد اور عزت مآب سفیر پاکستان محمد اسلم خان مہمانان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے، سفارتخانہ پاکستان کے افسران نور الدین داوڑ کمیونٹی ویلفیئر اتاشی، آغا سعید کمرشل اتاشی، اوورسیز پاکستانیز ایڈوائزری کونسل حافظ محمد شبیر، پندرہ روزہ نئی روشنی کے منیجنگ ڈائریکٹر ارشد نعیم چوہدری، پرنسپل پاکستان انگلش سکول محترمہ غزالہ بانو، پرنسپل پاکستان گلف سکول فاضل خالد لودھی، سائیں نواز صدر پاکستان کلچرل سوسائٹی اور دیگر بھی شریک ہوئے۔

سفیر پاکستان نے اسٹالز کا دورہ کیا، خاص طور پر بچوں کے اسٹالز میں انہوں نے خصوصی دلچسپی ظاہر کی، سکول کے اونر ڈاکٹر زیاد اور سفیر پاکستان نے ایک ایک سٹال پر رک کر ان سے سوالات بھی پوچھے، ادارہ کی پرنسپل

محترمہ زرینہ غلام خان، وائس پرنسپل محمد علی، ممبر او پیک حافظ محمد شبیر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ سفیر پاکستان نے گول گپے کے اسٹال کا جو ادارہ کے دو سینئر مدرسین احسن مقبول اور شوکت علی نے لگایا تھا خاص طور پر دلچسپی سے معائنہ کیا۔ انہیں گول گپے پیش کئے گئے۔ ڈاکٹر زیاد اور سفیر پاکستان نے نشانہ بازی کے اسٹال پر بھی وقت گزارا اور نشانہ بازی میں اپنی مہارت بھی دکھائی۔ بعدازاں دونوں شخصیات تعلیمی امور پر بھی گفتگو کرتی رہیں۔ اس دوران اسپیکر پر پاکستانی ملی گیت بھی مسلسل سنائی دیتے رہے۔ ساؤنڈ سسٹم کا پورا انتظام ووپ میڈیا کے سپرد تھا۔ اسپیکر پر سارا دن ملی نغمے اور لوک گیت بجتے رہے۔

ووپ میڈیا کے طارق اقبال، شاہد اقبال اور شہزاد خان ایونٹ کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کرنے کے لئے مکمل طور پر چاک و چوبند دکھائی دیے۔ چٹ پٹے تکے کباب، بریانی، شامی کباب، حلیم، فروٹ چاٹ، دہی بھلے، شاورما غرض کھانوں کی اتنی ورائٹی موجود تھی کہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کیا کچھ کھائیں اور کیا چھوڑ دیں۔ گول گپے کا سٹال شرکاء کی خصوصی توجہ کا مرکز تھا۔ پاکستانی ثقافت کو اجاگر کرنے کے لئے ملبوسات کے اسٹالز بھی موجود تھے جہاں خواتین کی کثیر تعداد نظر آئی۔ بچوں کی ایک الگ ہی دنیا ہوتی ہے۔ وہ چٹ پٹے کھانوں کو نظرانداز کرتے ہوئے جھولوں پر اچھل کود میں مصروف رہے۔ جھولوں پر رش پروگرام ختم ہونے کے بعد بھی برقرار رہا۔ فن فیئر کی خاص بات کویتی گلوکار مبارک راشد کی شاندار پرفارمنس تھی، انہوں نے اردو اور پنجابی میں پاکستان کے ملی اور لوک گیت گا کر سماں باندھ دیا۔ اردو و پنجابی سے عدم واقفیت کے باوجود انہوں نے تلفظ میں کوئی جھول نہیں آنے دیا۔ "دل دل پاکستان ...." میں بھی پاکستان ہوں تو بھی پاکستان ہے ...... پر انہوں نے منچلوں کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے علی ظفر کا مشہور پنجابی گیت پیش کر کے شرکاء کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔ سڑک پر اک موڑ آیا، میں اوتھے دل چھوڑ آیا، لاہور آیا، میں اوتھے دل چھوڑ آیا۔ محمد علی شیخی کا گایا ہوا گیت "نظر تیرے ہی جلوے" پیش کر کے بھی خوب داد سمیٹی، سفارتخانہ کے سٹاف ممبر فیصل نے "تیرا پاکستان ہے یہ میرا پاکستان ہے" پیش کر کے ایک سماں باندھ دیا۔

آخر میں شرکاء کو لکی ڈرا یعنی قرعہ اندازی کا انتظار تھا۔ داخلہ ٹکٹوں پر موجود نمبروں کو ہی کوپن کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکول سٹاف میں مسز سکینہ بدر، مسز صائمہ طارق، احسن مقبول، رضوان احمد، روبینہ الطاف، فریحہ صالح، مس عظمیٰ، مس وحیدہ، مس حفصہ عمران، شاہد آصف نے مزیدار کھانوں کے اسٹال لگائے، مسز صائمہ طارق کے تیار کردہ دہی بھلوں کے سٹال پر سارا دن رش موجود رہا۔ ان کے مزیدار دہی بھلے اور احسن مقبول ورضوان احمد کے گول گپے، کھانے والوں کے سامنے ایک بار تو لاہور کے ساتھ بازار لبرٹی اور اچھرہ چوک کا منظر گھوم گیا ہوگا۔ کئی منچلے ابھی تک بانو بازار میں خریداری کرنے نہیں دہی بھلے اور فروٹ چاٹ کھانے جاتے ہیں۔ گیمز کھلانے والے نشانہ بازی کی مشق کرانے والے بھی شرکاء کی توجہ کا مرکز تھے۔ فلائی دبئی ٹریول ایجنسی والے بھی فن فیئر میں متحرک نظر آئے، انہوں نے قرعہ اندازی کے لئے کویت سے لاہور تک سنگل اور ریٹرن ٹکٹ اسپانسر کئے۔ معزز مہمانان کی تواضع حلیم، دہی بھلوں، سموسوں، چٹ پٹے کھانوں اور سبز چائے سے کی جاتی رہی۔ کمیونٹی ویلفیئر اتاشی سفارتخانہ پاکستان نور الدین داوڑ نے کہا کہ انہیں یہاں آ کر بہت اچھا لگ رہا ہے بچوں اور سکول انتظامیہ نے بڑی محنت کی۔ انہیں پاکستانی ثقافت کی جھلک بھی نظر آئی، اسٹالز پر لوکل آئٹمز بھی نظر آئیں۔ سفارتخانہ پاکستان کے کمرشل اتاشی آغا سعید نے کہا کہ فن فیئر میں شرکت کر کے وہ خود کو پاکستان میں محسوس کر رہے ہیں۔ انہیں اساتذہ کرام اور سکول انتظامیہ سے ملاقات کا موقع ملا۔ انہیں پاکستانی کلچر دیکھنے کو ملا۔

عزت مآب سفیر پاکستان محمد اسلم خان نے پندرہ روزہ نئی روشنی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں فن فیئر میں شرکت کر کے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اس دور میں جب پاکستان دہشت گردی کا شکار ہے، اس طرح کی تعمیری سرگرمیوں میں شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم زندہ قوم ہیں۔ پاکستان میں جو ماحول بن گیا ہے یہ ہمارا نہیں، ہم دہشت گردی کا شکار ہیں، اس وقت ملک کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ ہماری قوم بڑی بہادر ہے، انشاءاللہ جلد ہم اس صورتحال سے نکل جائیں گے۔ پروگرام کی کمپیئرنگ کے فرائض پروفیسر مرزا عبدالقدوس، مسز روحید علی، مسز شہباز حکیم نے بخوبی انجام دیے۔ ادارہ کی پرنسپل محترمہ زرینہ خان بھی سارا دن چاک و چوبند نظر آئیں بلکہ وہ کئی روز سے ادارہ کے ڈائریکٹر کی زیر سرپرستی ایونٹ کی کامیابی کے لئے سرگرم تھیں، وائس پرنسپل محمد علی نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا، ایک روز پہلے 29 جنوری کو انہوں نے اپنی نگرانی میں سٹالز کے لئے جگہ متعین کی۔ پروگرام کے روز وہ علی الصبح اسکول پہنچیں، انہوں نے فردا فردا مہمانوں کا استقبال کیا۔ انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے وہ سارا دن فن فیئر کے مقام پر موجود رہیں اور سکیورٹی کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہونے دیا۔ سکول اسٹاف نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنے اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دیے۔ ادارہ کے اونر ڈاکٹر زیاد نے بھی انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی غیر نصابی سرگرمیاں طلباء کے کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

بقیہ صفحہ 5 سے آگے

درج کردی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ ان میں سے کسی بھی صاحب درد اور صاحب استطاعت دوست کو حکم دیتے۔ وہ ایک ایمبولینس کا بندوبست کر دیتا اور ایک تقریب میں تالیوں کی گونج میں وہ ایمبولینس ڈاکٹر عامر عزیز صاحب کی خدمت میں پیش کر دی جاتی۔ تب بھی اعتراض نہیں صرف گلہ کیا جا سکتا تھا کہ عارف بٹ صاحب آپ نے وعدہ کر کے نہیں نبھایا۔ ہم نے کر دکھایا۔

تحریر سے مترشح ہے کہ جناب توفیق بٹ صاحب نے اپنے عشاق کی دستار کی تاریں چیک نہیں کیں، کی ہوتیں تو ان کی مدح سرائی کی فضول خرچی ہرگز نہ کرتے۔

دستار کے ہر تار کی تحقیق ہے لازم
ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوتا

صحافی محترم نے "بناری ٹھگ" کی اصطلاح موزوں کرتے ہوئے کس اولی نقطے سے کس عمل کو "ٹھگی" قرار دیا؟ یہ واضح ہو گیا کہ انہیں کویت میں صاحب ادراک و بصیرت افراد کی صحبت ومعیت حاصل نہیں ہے۔ دنیا میں کچھ کام بہت مشکل ہوتے ہیں اور چند بہت سہل، انہی آسان کاموں میں چغلی، بخیلی، غیبت اور بدگمانی ہیں، کچھ افراد نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔ دوسرے کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے۔ خودخدمت خلق، قربانی، ایثار اور درد دل کے جذبے سے عاری ہوتے ہیں، دوسرے کو سٹیج پر ہار پہنتے یا پہناتے نہیں دیکھ سکتے۔ جلتے ہیں کڑھتے ہیں موقع ملے تو جھوٹی موٹی سازش کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ بلیک میلنگ کا ہنر آتا ہو یا نہیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر معاشرے میں پائے جاتے ہیں۔

جناب محمد عارف بٹ صاحب سے گزارش ہے

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

آگے بڑھتے رہیئے، ان مینڈکیوں کی وجہ سے دل چھوٹا نہ کیجئے۔ خدمت خلق کا جو مشن آپ نے پچھلے کئی سالوں سے جاری وساری رکھا ہوا ہے، یہ باد مخالف کی تندی آپ کو اور اوپر لے جانے کے لئے قدرت نے فراہم کی ہے۔

صحافی محترم سے گزارش کیا گزارشات ہیں کہ آپ قرآن پاک کی سورہ الحجرات کی آیہ نمبر 6 کے ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ ضرور کریں۔ اپنے کویت میں چاہنے والوں کا تجزیہ بطور خاص کریں۔ بطور صحافی تحقیق و تفتیش آپ کا حق بھی ہے اور فرض منصبی بھی مگر براہ کرم الفاظ کی نشست و برخاست اور حرمت وعفت کا پاس بھی آپ جیسے وسیع المطالعہ شخصیت نے کرنا ہے۔ طعن وتشنیع وہ بھی بلا تحقیق اور پھر مزید یہ کہ صحافیانہ معیار سے چار قدم نیچے اتر آنا آپ کے مقام و مرتبہ کو زیب نہیں دیتا۔ مزید عرض ہے کہ غور ضرور کریں کہیں کرم فرماؤں کی محبت میں آپ کا قلم ان کے بے کار مقاصد کے لئے استعمال تو نہیں ہو گیا، اگر ایسا پائیں تو اعلیٰ ظرفی کا تقاضا ہے کہ آپ اگر محترم عارف بٹ صاحب سے ان کی دل آزاری پر معذرت نہ بھی کریں اپنے اندر اس تجاوز حدود کا محاسبہ ضرور کریں اور آئندہ صحافتی زندگی میں احتیاط و اخلاق کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھیں، انسان ہی انسان کو معاف نہیں کرتا، رب ذوالجلال تو بڑا غفور ورحمن و رحیم ہے۔

اچھے طالب علم اور اچھے اساتذہ ہوں تو رزلٹ شاندار: محمد علی

بچوں کی ذہنی نشو و نما کے لئے غیر نصابی سرگرمیاں انتہائی ضروری، والدین کے رویہ سے کبھی دلبرداشتہ نہیں ہوا

پاکستان سکول سالمیہ نے کویت کرکٹ ٹیم کو بھی کئی کھلاڑی دیئے، وائس پرنسپل سے خصوصی انٹرویو

انٹرویو:: مسز سکینہ بدر

پاکستان سکول و کالج سالمیہ کے وائس پرنسپل محمد علی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد محترم بھی استاد تھے اور بڑے بھائی بھی اسلام آباد کے کالج میں پرنسپل ہیں۔ وہ 15 سال سے کویت میں انٹرنیشنل سکول و کالج میں بائیالوجی اور کیمسٹری پڑھا رہے تھے، اس سے پہلے راولپنڈی میں سینٹ میری اکیڈمی میں سائنس ٹیچر کے طور پر اپنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ بعد میں مرحومہ مسز مظہر پرنسپل انٹرنیشنل سکول و کالج نے ان کو کویت آنے کی دعوت دی، انہوں نے نہایت محنتی اور مستعدی سے کام کیا اور 2003ء میں ادارہ میں آئی جی ایس سی ایس متعارف کرانے میں نمایاں کردار ادا کیا اور 2005ء میں اے لیول شروع کیا۔ تین بیٹوں کے باپ ہیں، ایک بیٹا لندن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے اور اسلام آباد میں زیر تعلیم ہے، تیسرا کویت میں ہے، ان کی اہلیہ پاکستان سکول و کالج سالمیہ میں سینئر انگلش ٹیچر کے طور پر اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ علاوہ ازیں عرب والدین کو ڈیل کرنے کا بڑا تجربہ رکھتے ہیں۔ نتیجہ ہمیشہ سو فیصد آتا ہے اور سٹاف کے ساتھ اچھے تعلقات میں ماہر ہیں۔ پچھلے ایک برس سے پاکستان سکول سالمیہ میں وائس پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں ''نئی روشنی'' نے ان کے ساتھ خصوصی ملاقات کا اہتمام کیا، ان سے بات چیت کی تفصیل نذر قارئین ہے۔

س: آپ نے کویت کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء کو کیسا پایا؟

ج: میرے مشاہدے کے مطابق زیادہ تر طلباء محنتی اور لائق ہوتے ہیں۔ کچھ بچے تو ہم سے بھی زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ ان کے ٹارگٹ بڑے کلیئر ہوتے ہیں، خاص طور پر عربی بچوں کا وژن بڑا واضح ہوتا ہے۔ میڈیکل انجینئرنگ یا کس شعبہ میں جانا ہے، کن مضامین میں اے سٹار لینا ہے وہ اس کے لئے کاوشیں بھی کرتے ہیں۔

س: بحیثیت وائس پرنسپل کیا وہ سمجھتے ہیں کہ طلباء کو تمام مطلوبہ سہولیات میسر ہیں؟

ج: جی ہاں تعلیمی سہولتیں میسر ہیں کہیں زیادہ کہیں کم، تجربات باقاعدگی سے ہوتے ہیں، ہر سکول میں گنجائش کے مطابق سامان موجود ہے، کم از کم اتنا سامان تو ہونا چاہئے کہ بچے سلیبس کے مطابق تجربات کر سکیں۔

س: وائس پرنسپل والدین اور انتظامیہ کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتے ہیں، کبھی والدین کے رویہ سے دلبرداشتہ بھی ہوئے؟

ج: کبھی دلبرداشتہ نہیں ہوئے، والدین کو بچوں کی صلاحیتوں کے بارے میں اصل صورتحال سے آگاہ کریں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور Appreciate کرتے ہیں۔ وائس پرنسپل ادارہ کا ترجمان ہوتا ہے۔ جن بچوں سے کوئی مسئلہ ہو ان کے والدین کو اسکول آنے کی دعوت دیتا ہوں۔

س: اچھے نتائج کے لئے کن عناصر کو ضروری سمجھتے ہیں؟

ج: اچھے نتائج کے لئے ٹیم ورک اور comittement of team work کو ضروری سمجھتا ہوں، والدین، طلباء اور اساتذہ مل کر کام کریں تو اچھے نتائج کا حصول مشکل نہیں۔ ادارہ کے بہتر نتائج کے لئے انٹرنیشنل سکول و کالج کی سابق پرنسپل مرحومہ مسز مظہر کے موقف کی تائید کروں گا کہ اچھے اساتذہ اور اچھے طالب علم ہوں تو رزلٹ بھی اچھا ہی آئے گا۔

س: کویت کے بیشتر تعلیمی اداروں میں ڈسپلن بڑا مسئلہ بن چکا ہے، انتظامیہ کے اہم رکن ہونے کے ناطے سے بتائیں کہ مسئلہ سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے؟

ج: پچھلے 15 سال میں، میں نے بچوں کی نفسیات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ بچوں پر چلائیں تو برا مناتے ہیں، خاص طور پر عرب بچوں کو پیار سے سمجھائیں تو وہ بات مان لیتے ہیں۔

س: ادارہ میں اساتذہ، پرنسپل اور وائس پرنسپل ایک ٹیم کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس ٹیم کے نائب کپتان ہونے کے ناطے 100 فیصد کارکردگی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

ج: کوآرڈی نیشن کے ذریعے ٹیچرز سے 100 فیصد کارکردگی حاصل کی جا سکتی ہے، یہ معلوم کیا جائے کہ ان کی پلاننگ کیا ہے اور پلاننگ پر کتنا عمل درآمد ہو رہا ہے؟

س: غیر نصابی سرگرمیوں، کھیلوں اور ادبی نوعیت کے مقابلوں میں پاکستان سکول سالمیہ ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس کا کریڈٹ کس کو دینا پسند کریں گے؟

ج: اس کا مکمل کریڈٹ طلباء، اساتذہ اور انتظامیہ کو ہی دوں گا، غیر نصابی سرگرمیاں بچوں کی ذہنی نشو و نما کے لئے بہت ضروری ہیں، صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ نشو و نما پا سکتا ہے۔ کھیلوں کے مقابلوں میں ہمارے سکول کا کویت بھر میں ایک نام ہے۔ حال ہی میں ہمارے سکول نے ایک بار پھر انٹرنیشنل سکول کرکٹ ٹورنامنٹ جیتا، ماضی میں پاکستان سکول سالمیہ 2001ء، 2002، 2003ء میں مسلسل تین مرتبہ کویت انڈر 19 کرکٹ ٹورنامنٹ جیت چکا ہے۔ ہمارے ادارہ نے کویت کی قومی کرکٹ ٹیم کو کئی کھلاڑی دیئے جنہوں نے دنیا بھر میں لوہا منوایا، ان میں عبداللہ افتخار، حبیب اللہ، ہشام اسد، عدیل بیگ، علی شہزاد جیسے کھلاڑی شامل ہیں۔ کویت کی موجودہ ٹیم میں شاہ رخ مرزا سمیت کئی کھلاڑی شامل ہیں۔

س: دیار غیر میں مقیم پاکستانی طلباء اردو سے دور ہوتے جا رہے ہیں اس کمی کو کیسے پورا کیا جا سکتا ہے؟

ج: میں اتفاق کرتا ہوں کہ دیار غیر میں مقیم طلباء اردو سے دور ہو رہے ہیں، اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ طلباء میں زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا رجحان پیدا کیا جائے۔

س: ادارہ میں اے لیول کی کلاسز کی کیا منصوبہ بندی ہے؟

ج: انہوں نے کہا کہ ادارہ میں آئی جی سی ایس کلاسز کو منظم کیا جا رہا ہے اور اب اے لیول کلاسز شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

س: کچھ اپنے بارے میں بتائیں۔

ج: میری تعلیم ایم ایس سی ہے، تعلق راولپنڈی سے ہے، انٹرنیشنل سکول کی سابق پرنسپل مرحومہ فرخندہ مظہر نے 1999ء میں ان کا انٹرویو کیا، پھر کویت آ گئے، 2014ء تک انٹرنیشنل سکول میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ پچھلے برس بحیثیت وائس پرنسپل پاکستان سکول سالمیہ میں آ گیا۔

میرے تین بیٹے ہیں، بڑا بیٹا لندن میں دوسرا اسلام آباد میں تعلیم حاصل کر رہا ہے، سب سے چھوٹا بیٹا کویت میں او لیول کر رہا ہے۔

ایمبولینس

تحریر: ایچ ایم مہر لاہور

لاہور: انسان خطاء کا پتلا ہے اور اشرف المخلوقات بھی ہے۔ کبھی کبھی انجانے میں یا لاپرواہی سے غلطی کر دیتا ہے پھر اس کا نتیجہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ان دنوں ایسے ہی ایک معاملے سے دو بٹ دو چار ہیں۔ عارف بٹ اور کالم نویس توفیق بٹ، توفیق بٹ کی جانب سے لکھا گیا کالم ''بناری ٹھگ،، نے کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کو دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا۔ عام طور پر یہ سمجھا اور جانا جاتا ہے کہ اگر کسی ایک انسان میں اچھائیاں زیادہ (نیک عمل) ہوں اور برائیوں میں کم دلچسپی رکھتا ہو تو اس کو اچھا اور نیک سیرت انسان سمجھا جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر برائیوں میں اضافہ ہو جائے تو ایسے شخص کو لوگ قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ توفیق بٹ کے کالم نے کویت میں پاکستانیوں میں ایک ہلچل مچا دی۔ عارف بٹ کے دوستوں اور چاہنے والوں کو اس تحریر کی وجہ سے بہت دکھ ہوا اور پھر اس کی پُر زور مذمت کی۔ جو کہ ان کا حق بھی تھا۔ کیونکہ عارف بٹ فلاحی کاموں میں صف اول میں ہوتے ہیں۔ کویت میں کثرت سے یہ رائے پائی جاتی ہے کہ عارف بٹ محب الوطن درد دل رکھنے والے مخلص انسان ہیں۔ کمزور پریشان لوگوں کی مدد کرتے ہیں، بغیر کسی کے جانے کہ وہ فرد کس قوم اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ بلا امتیاز ان کی مدد کے لئے پیش پیش ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کویت میں ایک معتبر وملنسار انسان کے حوالے سے ان کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح اس عظیم کمیونٹی میں ایسے افراد کی کافی تعداد موجود ہے جن کا کہنا ہے کہ نامور آرتھوپیڈک سرجن پروفیسر عامر عزیز کے سپائن سینٹر کے لئے جو ایمبولینس دینے کا اعلان کیا گیا تھا اس کو پورا کرنا چاہئے تھا، اگر ایمبولینس کی قیمت کی وجہ سبب تھی جو کہ ایک عام ایمبولینس سے بہت زیادہ ہے جس کی وجہ ایمبولینس کا ایک خاص قسم کا ہونا ہے، اس پر بحث ہوئی جس کے نتیجے میں جو عام اتفاق پایا گیا کہ ڈاکٹر عامر عزیز کو دس پندرہ لاکھ روپے ادا کر دیئے جائیں تاکہ وہ جو ایمبولینس خریدیں اس میں یہ رقم شامل کر لی جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ حالات کیسے بھی رہے ہوں اب تین برس کا عرصہ گزر چکا اس معاملے کا حل کیوں نہیں ہوا؟ میرا ذاتی مشورہ یہ ہے عارف بٹ حقیقت میں ایک سچے اور سُچے انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ اپنی کمیونٹی کے علاوہ یہاں پر موجود دوسرے ممالک کی کمیونٹی میں بھی ایک خاص مقام رکھتے ہیں، ان کو چاہئے کہ اس کا حل محبت کے ساتھ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر نکالیں جو وہ سمجھتے ہیں کہ ایمبولینس کے لئے اپنا حصہ ضرور ڈالیں اور رقم ادا کر دیں اس کا اجر اللہ سبحان تعالیٰ دے سکتا ہے کیونکہ وہی بہتر جاننے والا ہے۔ موجودہ موضوع جو آج کل ہر جگہ زیر بحث ہے اختتام پذیر ہو جائے گا۔

میرے مطابق توفیق بٹ ایک کالم نویس ہے جسے محسوس کرتا ہے وہی لکھتا ہے یا جو اس کو بتایا جاتا ہے یا جو شواہد ملتے ہیں اس پر ان کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس پیچیدہ معاملے میں انہوں نے تھوڑی جلدی کی ہے حقیقت کو جاننے کے لئے مزید معلومات درکار تھیں جو معلومات توفیق بٹ کے پاس تھیں وہ یہ کالم (بناری ٹھگ) لکھنے کے لئے ناکافی تھیں اگر وہ تھوڑی سی اور تحقیق کر لیتے تو ان کا عنوان شاید کچھ اور ہوتا، زندہ دلان لاہور کی طرح کویت میں موجود پاکستانی بھی اپنے مہمانوں سے محبت کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں جن میں عارف بٹ، میاں محمد ارشد، حافظ شبیر کے علاوہ اب عرفان ناگرہ بھی اس پہلی لائن میں شامل ہیں۔ ان سب کا ماننا ہے کہ پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مہمان انتہائی عزیز ہوتے ہیں اس لئے ان پر ہمیشہ محبتیں ہی نچھاور کرتے ہیں اور محبت کے بدلے محبت ہی چاہتے ہیں۔

صحافی وکالم نگار توفیق بٹ کے اعزاز میں مسلم سنٹر(ن) کا عشائیہ

اپنے کالمز میں کویت میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل پر آواز اٹھائیں، مقررین کا خطاب

ویزا ایشو اب میرا مسئلہ ہے، حل کیلئے بھرپور کوشش کروں گا، توفیق بٹ کا اظہار خیال

ایکسپو 2015ء میں کویت سے 25 کویتیوں سمیت 70 کاروباری شخصیات شرکت کرینگی: حافظ شبیر

موجودہ حکومت نے برداشت کا سبق دیا، وزیراعظم، وزیراعلیٰ پنجاب صحافیوں کی رہنمائی پر فوری کارروائی کرتے ہیں: عرفان ناگرہ کا خطاب

مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کویت کے صدر محمد عرفان ناگرہ نے 30 جنوری کی شب، پاکستان سے آنے والے معروف صحافی وکالم نگار توفیق بٹ کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا، تقریب میں یہ بات خاص طور پر محسوس کی گئی کہ پاکستان میں جمہوریت کے تسلسل سے برداشت کا کلچر فروغ پارہا ہے۔ پاکستان کے روزنامہ "نئی بات" کے کالم نگار توفیق بٹ نے مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کی تقریب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت وزیراعظم نواز شریف، وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے فیصلوں پر کھل کر تنقید کی، کسی نے اعتراض نہیں کیا اور کھلے دل کا مظاہرہ کیا۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کی سعادت مسلم سنٹر (ن) کے نائب صدر ملک طالب حسین صدیقی کو حاصل ہوئی۔ کمپیئرنگ کے فرائض مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کویت کے صدر عرفان ناگرہ نے انجام دیئے۔ یوتھ ونگ کے صدر عرفان ناگرہ نے توفیق بٹ اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں مسلم سنٹر (ن) یوتھ ونگ کے نائب صدر تی ایم راہی کو مائیک پر آنے کی دعوت دی گئی انہوں نے سانحہ پشاور کے حوالے سے محسن نقوی کی مشہور نظم پیش کی۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

انہوں نے توفیق بٹ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مصروفیات سے وقت نکالا۔ کویت میں مقیم معروف شاعر کاشف کمال نے اپنے اشعار سے شرکاء کو محظوظ کیا۔

گلوں کا دشت میں کھلنا ضروری ہے تو کھلتے ہیں
ہمارا آپ سے ملنا ضروری ہے تو ملتے ہیں

☆

اگر یہ آسمان سر پہ نہ ہوتا
ہمارے سر پہ سایہ کون کرتا
نہیں نکھرا میں تیرے بعد ورنہ
میرے جیسے کو یکجا کون کرتا

انہوں نے شرکاء کی فرمائش پر پنجابی اشعار بھی پیش کئے، کویت پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدر رانا اعجاز ایڈووکیٹ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ معزز حاضرین آج ہمارے درمیان ایسی شخصیت موجود ہے جس کو اخبارات میں کالم کی شکل میں دیکھتے ہیں، انہوں نے کہا کہ توفیق بٹ روزنامہ "نئی بات" میں لکھے جانے والے کالمز پڑھتے رہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ کویت میں موجود تنظیمیں ایک دوسرے کو چھوڑ کر رہی ہیں۔ آج کا پروگرام بڑے مختصر نوٹس پر ترتیب دیا گیا۔ پچھلے تین چار سال سے پاکستانیوں کے لئے کویتی ویزے بند ہیں۔

گذشتہ برس جب پاکستانی وفد اسلام آباد میں ایک کانفرنس کے لئے گیا، ہم نے آواز اٹھائی، آپ کے اخبار "نئی بات" کے ساتھ مفصل انٹرویو بھی ہوا۔ جسے بڑی کوریج دی گئی، ہمارے اس ایشو کو اپنا مسئلہ سمجھیں۔ اس موقع پر عرفان ناگرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ویزوں کا مسئلہ بہت اہم ہے، دو دن پہلے توفیق بٹ صاحب سے بات ہوئی وہ کہہ رہے تھے کہ اس مسئلہ پر آواز اٹھاؤں گا۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کئی شادیاں طلاق پر ختم ہوئیں، کم از کم فیملی ویزوں کے مسئلہ پر ضرور لکھیں۔ عرفان ناگرہ نے اپنی تقریر کے دوران مختلف ایشوز پر بات کی انہوں نے کہا مثبت تنقید برداشت کرنی چاہئے اور برداشت کے کلچر کو عام کرنا چاہئے تاکہ عوام میں برداشت کا کلچر فروغ پاسکے۔ انہوں نے کہا وزیراعظم نواز شریف نے پاکستان میں میڈیا کو مکمل آزادی دے رکھی ہے اور حکومت پر تنقید کی کھلی آزادی ہے۔ میڈیا کسی خرابی کی نشاندہی کرتا ہے تو وزیراعظم و وزیراعلیٰ پنجاب فوری ایکشن لیتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے تنقید کرنے والے کسی صحافی کے خلاف کارروائی نہیں کی حالانکہ مشرف دور میں صحافی قتل ہوتے رہے ہیں اور ان کے خلاف مقدمات بنتے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں صحافت کا کردار نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ رائے عامہ کے بنانے یا بگاڑنے میں بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ صحافیوں سے درخواست ہے کہ صرف سچ لکھیں۔ پروفیسر مرزا عبدالقدوس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلم سنٹر (ن) کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، ان کی روایت رہی ہے کہ جو بھی دوست پاکستان سے آتا ہے وہ اس کے اعزاز میں تقریب منعقد کرتے ہیں، انہوں نے اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے سلسلہ جاری رکھا ہے۔ میاں ارشد، عرفان ناگرہ، زبیر شرفی کی کارکردگی اس لحاظ سے بہت اچھی رہی ہے۔

توفیق بٹ کی تحریر پڑھ چکے ہیں، وہ پہلے سے جوان ہو چکے ہیں، بڑے اچھے کالم لکھتے ہیں، کالم لکھنا آسان کام نہیں، دوست احباب کی ناراضگی کا خطرہ ہوتا ہے، حقائق بیان کرتے جائیں تو کئی دوست احباب ناراض ہو جاتے ہیں، بعض کالمز ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ دہشت گردی، منشیات کے خلاف بین الاقوامی امور پر لکھے جانے والے کالمز بھولے نہیں جاتے، نئی نسل کے کالم نگاروں میں ان کا بڑا نام ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ کویت میں روشنی بڑی جدوجہد کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ اسے جاری رہنا چاہئے۔ کویت میں مقیم ممتاز ادبی و تدریسی شخصیت پروفیسر تسلیم اکبر نے کہا کہ توفیق بٹ گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر ہیں جہاں پر وہ بھی پروفیسر رہے ہیں، ان کا مشہور کالم نویس ارشاد حقانی اور دلدار پرویز بھٹی سے بھی رابطہ رہا ہے، یہ کالم نگار ان کے ساتھ پڑھاتے رہے ہیں۔ باقی احمد پوری جوان کے چھوٹے بھائی ہیں، ان کے ساتھ بھی توفیق بٹ کے رابطے ہیں۔ وہ کالم نگاری کے علاوہ رفاہی کام بھی بہت کرتے ہیں۔ ان کے رفاہی کام کالموں کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں۔ ایک کالم نویس کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ اس کے کالمز سے لوگوں کو فائدہ پہنچے، توفیق بٹ ایسے ہی کالمز لکھتے ہیں وہ چراغ بجھانے والے نہیں چراغ جلانے والے ہیں، ارشاد احمد حقانی کویت آئے، واپس جا کر انہوں نے پاکستانی کیمونٹی کے بارے میں کالمز لکھے، انہوں نے ایک اور مسئلہ کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے لوگوں کے پاکستان میں ڈالر اکاؤنٹس ہیں، او پی ایف والے انہیں Remittance Card جاری نہیں دیتے جب انہوں نے لیگل مشیر سے بات کی تو ان کا کہنا تھا کہ ڈالر اکاؤنٹس پاکستان کی Remittances میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، وہ امید کرتے ہیں کہ توفیق بٹ پاکستان جا کر ان مسائل کا ذکر کریں گے۔ مسلم سنٹر (ن) لیبر ونگ کے صدر محمد زبیر شرفی نے کہا کہ وہ توفیق بٹ کو خوش آمدید کہتے ہیں جو مصروفیات سے وقت نکال کر تقریب میں شریک ہوئے، ان سے ملاقات ہوئی تو بڑا اچھا لگا۔ وہ جس طرح شاعروں سے محبت کرتے ہیں اسی طرح لکھنے والوں کو بھی پسند کرتے ہیں، وہ ایک سال سے ان کے ساتھ رابطے میں ہیں ان کی قلم ہمیشہ سچ لکھتی ہے۔ ویزوں کے مسئلہ پر بات چیت کے لئے پاکستان کے کسی وزیر کو کویت آنا چاہئے، وہ توفیق بٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کو اجاگر کرنے کے لئے بار بار کالم لکھیں تاکہ کوئی حل نکل سکے۔ او پی ایف ممبر حافظ محمد شبیر نے کہا کہ ایک سال پہلے بھی توفیق بٹ سے ملاقات ہوئی تھی اکثر ان کے کالمز پڑھتے رہتے ہیں اللہ انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ وہ پچھلے دنوں پاکستان میں تھے، ان کی اسپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق، سیکرٹری وزارت اوورسیز پاکستانیز سکندر اسماعیل ڈائریکٹر او پی ایف نور زمان اور وزراء سے الگ الگ ملاقاتیں ہوئیں۔

ہماری Remmittance کون کھا رہا ہے۔ او پی ایف کے تعلیمی اداروں سے صرف 2 فیصد سمندر پار مقیم پاکستانی مستفید ہو رہے ہیں۔ 98 فیصد مقامی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں، پاکستان میں جب بھی کوئی آفت آئی کویت میں مقیم پاکستانیوں نے سرگرم کردار ادا کیا۔ ویزوں خاص طور پر فیملی ویزوں کا مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے۔ اوورسیز پاکستانیز وہ لوگ ہیں جو بڑی آسانی سے لوٹ لئے جاتے ہیں، زندگی بھر کی کمائی سے پلاٹ خریدتے ہیں مگر پلاٹ پھر بھی نہیں ملتا، ملک ریاض کو ہمارا پراجیکٹ دے دیں، وہ اوورسیز پاکستانیوں کے لئے بحریہ کالونی بنا میں ایک ہزار کلائنٹس میں انہیں دے دوں گا۔ ڈالر اکاؤنٹس کے حوالے سے ایشوز پر بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ویزوں کے مسئلہ پر دونوں طرف سے Done ہے۔ حال فروری کے بعد کویتی وزیر داخلہ پاکستان جائیں گے، نادرا اور پاسپورٹ آفس کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی تارک وطن اگر پاکستان میں گھر بنالے تو پہلے اسے رشتہ دار لوٹتے ہیں ان سے بچ جائے محلہ دار نظر آتے ہیں، OPF والے پاکستان کے مختلف شہروں میں کھلی کچہریاں لگائیں، قبل ازیں اوورسیز منسٹری نے کھلی کچہریاں لگائی تھیں اس طرح بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا ویزوں کے مسئلہ پر ریلیف دے رہا ہے۔ اس طرح بہت لوگ یہاں سے چلے جائیں گے یہاں صرف لیبر کلاس رہ جائے گی۔ 2005ء کے زلزلہ کے بعد کویت میں مقیم پاکستانی کیمونٹی نے ابرار الحق کو 100 گھروں کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپے دیئے، مسجد اور اسکول کی تعمیر بھی شامل تھی، عارف بٹ اور ملک نور اس جگہ کا دورہ کرنے گئے تو وہاں چند چھوٹے چھوٹے گھر تھے جہاں کچھ لوگ رہ رہے تھے۔ ان گھروں پر علاقہ کے سردار نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ او پی One Window آپریشن دے، پورے خلیج سے سرمایہ کار لا کر دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ 25 فروری کو پاکستان میں "ایکسپو" منعقد ہو رہی ہے۔ کویت سے ریکارڈ تعداد میں کاروباری شخصیات شریک ہوں گی۔ تقریباً 70 کاروباری شخصیات میں سے 25 کویتی بزنسمین کی شرکت متوقع ہے۔ انجینئر اعجاز رانجھا کو دعوت خطاب دی گئی، انہوں نے کہا کہ وہ کویت میں توفیق بٹ کو خوش آمدید کہتے ہیں، وہ مسلم سنٹر (ن) کے صدر میاں محمد ارشد، یوتھ ونگ کے صدر عرفان ناگرہ اور تمام عہدیداران کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل پر کوئی غور نہیں کرتا۔ وطن چلے جائیں تو ائیرپورٹ والے ہی انہیں لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے ساتھ فیملی اور بچے ہوتے ہیں بورڈنگ کارڈ کے لئے کئی کئی گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی توفیق بٹ کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے تمام شرکاء کا ان کے نام لے لے کر شکریہ ادا کیا۔ سب نے کہا کہ میرا وقت بڑا قیمتی ہے۔ میرا وقت اس لحاظ سے قیمتی ہے کہ آپ کے ساتھ گزر رہا ہے۔ اپنے اعزاز میں تقریب کے انعقاد پر تقریب کے میزبان عرفان ناگرہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، انہوں نے مسلم سنٹر (ن) کی تقریب میں میاں نواز شریف کی حکومت کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں کے لئے کویتی ویزوں کا مسئلہ جلد حل ہوگا۔ وہ جس طرح کی کوششیں اب دیکھ رہے ہیں، پچھلے سال ان کوششوں کا یہ معیار نہیں تھا، وہ پاکستان جا کر اپنے کالموں میں اس مسئلہ کو اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں رؤف کلاسرا نے ان کو کھانے پر بلایا، ان سے کہا کہ صحافی کا کام ہی سچ لکھنا ہے، یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ سچ لکھنے کو جرأت مندی کہا جاتا ہے۔ ذاتی مفادات کی بجائے ریاست کو ترجیح دی جائے تو یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ اپنے حق کے لئے آواز اٹھانا بہت ضروری ہے۔ بقول شاعر

قتیل اس سا منافق نہیں ہوتا
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

انہوں نے کہا کہ اگر دوبارہ سے ملاقات کی دعوت ملی تو صرف کویت میں پاکستانیوں کے ویزوں کے لئے ان سے ضرور ملیں گے اور ان سے کویتی کا دورہ کر کے مسئلہ حل کرنے کی درخواست کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ویزوں کا مسئلہ اب میرا مسئلہ ہے اس کے حل کے لئے بھرپور کوششیں کروں گا۔ ان کی ابرار الحق سے ملاقات ہوئی تھی انہیں کہا تھا کہ کویت والے آپ سے ناراض ہیں، وہ ملک نذیر کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے انہیں یہاں بلایا۔ تقریب کے آخر میں مسلم سنٹر (ن) کے صدر میاں ارشد نے توفیق بٹ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی دعوت قبول کی، انہوں نے ملک نذیر اور تمام شرکاء کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنی ٹیم خاص طور پر عرفان ناگرہ صدر یوتھ ونگ کا شکریہ ادا کیا۔ پرتکلف عشائیہ کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

بھکاری اور ہم......! کیوں؟ (1)

محمد فیصل

جہاں آوے کا آوہ ہی بگڑا ہوا ہو صرف امن وامان کی بات نہیں، اقتصادیات اور تعلیم کو لیجئے یا صحافت اور سیاست کو، پولیس اور تھانوں کو لیجئے یا فوج اور بیرکوں کو، لاری اڈوں کو لیجئے یا قومی اسمبلی کے ہالوں کو، درآمدات کو لیجئے یا برآمدات کو، واپڈا ہو یا سوئی ناردرن، لیسکو ہو یا ہیسکو، پی ٹی سی ایل ہو یا پی آئی اے، آپ کو ہر طرف خسارے، نقصان اور بدگمانیوں کا دور دورہ ہی نظر آئے گا۔

اس خسارے، نقصان اور بدگمانی سے نکالنے کا راستہ ہماری سیاسی و دینی تنظیموں نے کچھ اس طرح سے نکالا ہے کہ ہمیں ذہنی طور پر مزید غلام بنایا جا رہا ہے۔ عوام کو کہا جا رہا ہے کہ ہم آپ کو بجلی ترکی سے، پانی انڈیا سے، گیس ایران سے، نصاب تعلیم آکسفورڈ اور کیمرج سے، نظریات سعودی عرب اور لندن سے، ہتھیار چین اور روس سے، قرض آئی ایم ایف سے اور گندم امریکہ سے لے کر دیں گے...... بس کھائیں پئیں اور عیش کریں۔

سوائے عمران خان کے کوئی بھی اس ملت کو یہ نہیں کہہ رہا کہ...... ہم بھیک نہیں مانگیں گے، ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے، ہم تمہیں مشرق و مغرب کی غلامی سے نجات دلائیں گے، ہم غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے بجائے اپنے ہی معدنی وسائل کو بروئے کار لائیں گے، ہماری ہی زمینیں فصلیں اگائیں گی، ہمارے ہی دریا بجلی پیدا کریں گے۔ ہمارے ہی گیس کے ذخائر ہماری معیشت کو حیات نو بخشیں گے، اب ہماری بنجر زمینیں سیراب ہو جائیں گی۔ ہمارے ہی علماء کرام اور ماہرین تعلیم بیٹھ کر اپنی نئی نسل کے لئے نصاب تعلیم تشکیل دیں گے اور ہمارے ہی سیاستدان ہمیں صنعت و حرفت میں بام ثریا تک پہنچا دیں گے۔

عرصہ دراز ہو گیا کہ ہم خداوند عالم کی مدد و نصرت اور اپنی توانائیوں، صلاحیتوں، معدنی وسائل، علماء کرام اور سائنسدانوں کو نظر انداز کر کے دیگر ممالک سے اپنی امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہیں اور دوسری اقوام سے خیرات اور بھیک مانگ رہے ہیں۔ ابھی چند روز پہلے ایک تحقیقاتی ادارے نے پاکستان کے معدنی وسائل کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی جسے ایک پاکستانی ٹی وی چینل نے بھی نشر کیا ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ اس رپورٹ میں کھربوں ڈالرز کی مالیت کے معدنی ذخائر کے جو اعداد و شمار بتائے ہیں وہ آن دی ریکارڈ ہیں......

ان اعداد و شمار کے اعتبار سے معدنیات کے ذخائر میں پاکستان کی رینکنگ پہلے دس بڑے ممالک میں ہوتی ہے...... رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں دنیا میں کوئلے کے چوتھے بڑے ذخائر ہیں جن کی مالیت پچیس کھرب ڈالرز بتائی جاتی ہے، جو کہ باقاعدہ ریکارڈ پر ہیں، سونے اور تانبے کے ذخائر میں پاکستان دوسرا بڑا ملک ہے، جن کی مالیت کا اندازہ دو ہزار پانچ سو ارب ڈالرز ہے۔ قیمتی پتھروں میں سنگ مرمر میں پاکستان آٹھویں نمبر پر جبکہ پکھراج جسے اوپل بھی کہا جاتا ہے پانچویں نمبر پر ہے، ایکسپورٹ میں پاکستان فٹبال بنانے والا چند سال پہلے نمبر ایک پر تھا اب دوسرے نمبر پر ہے، اب پہلے نمبر پر چائنا ہے...... کپڑے کی صنعت میں پاکستان آٹھویں نمبر پر جبکہ کپاس کی پیداوار میں چوتھے نمبر پہ ہے...... اسی طرح کاشتکاری میں پاکستان میں دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام ہے۔ گندم پیدا کرنے میں ہمارا پیارا وطن چھٹے نمبر پہ ہے، گنے کی کاشت میں پانچویں نمبر پہ اور پھلوں میں گنے کی کاشت میں اول نمبر پہ اور کھجوروں کی کاشت میں پاکستان چوتھے نمبر پہ ہے، اور یہاں کی کھجور اتنی اعلیٰ ہے کہ کاشت میں یہاں سے بیج نہیں درختوں کے درخت اکھاڑ کر لے گئے ہیں اور کھجوروں کی کاشت میں اب باقاعدہ پاکستان کے مقابل آ گئے ہیں...... خشک میوہ جات میں پاکستان بادام کی پیداوار میں ساتویں نمبر پہ اور پستہ کی پیداوار میں دسویں نمبر پہ ہے، اسی طرح سبزیوں میں پیاز کی پیداوار میں دوسرا بڑا ملک ہے اور انڈیا کو بھی برآمد کرتا ہے...... آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ برقی توانائی کا بحران دور کرنے کے لئے پاکستان نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ سرے سے پاکستان کو یہ مسئلہ ہی نہیں ہے...... مثلاً صرف شمسی توانائی سے پاکستان بیس لاکھ میگاواٹس بجلی پیدا کر سکتا ہے اور اللہ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو نہایت مفید موسم عطا فرما رکھے ہیں، جن میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہوا کی ہے قرآن پاک میں ہوا کا ذکر ہے کہ جس میں معاشی منفعت ہے، پاکستان ہوائی بجلی یعنی ونڈمل سے ساڑھے تین لاکھ میگاواٹس بجلی پیدا کر سکتا ہے اور مکران کے ساحل اس کام کے لئے بہت زرخیز ہیں، پھر تیسرے نمبر پہ سب سے سستا ذریعہ یعنی ہائیڈرل انرجی ہے، جس کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک لاکھ میگاواٹس بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جبکہ ضرورت صرف بیس ہزار میگاواٹس کی ہے، اس کے مطابق صارفین کو پچاس سے ساٹھ پیسے فی یونٹ بجلی فراہم کی جا سکتی ہے۔ اس پروگرام میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایک وقت تھا کہ نواب آف بہاولپور عربوں کو زکوٰۃ بھیجتے تھے...... اور یہ کہ جس قدر سنگ مرمر اور دوسرے وسائل پاکستان میں موجود ہیں اگر ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو پاکستان میں روزگار کے اتنے مواقع فراہم ہو سکتے ہیں کہ ہمیں باہر سے لوگوں کو ملازم رکھنا پڑ جائے اور لوگ پاکستان آنے کے لئے ویزے اور راہیں تلاش کرنے لگیں۔

ستمبر 2014ء، اسلام آباد ڈی چوک کے دھرنے میں خیبر پختونخواہ کے فنانس منسٹر مظفر سعید ایڈووکیٹ اور سیکرٹری فنانس سید سعید بادشاہ بخاری سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کچھ سوالات پوچھے جن کا تسلی بخش جواب نہ ملا مگر انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کے سوالات ہیں تو ہمیں اس پتہ پر خط لکھو یا پھر ای میل کرو، تحریری طور پر آپ کو یہ جوابات دیئے جائیں گے میں کسی مصروفیت کے باعث خط تو نہ لکھ سکا نہ ہی ای میل کر سکا البتہ چند دنوں بعد خیبر پختون خواہ میں پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری سید ظفر علی شاہ سے ملاقات ہو گئی، شاہ صاحب نہایت دلچسپ شخصیت ہیں، وہی چند سوالات میں نے ان سے بھی کئے تو کہنے لگے کہ مجھے اپنا ای میل ایڈریس دو، میں تمہیں جلدی تفصیلاً جواب دوں گا۔

قریباً دو مہینے پہلے ان کا جواب آیا کہ کیوں صرف عمران خان کہتے ہیں کہ ہمیں بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں، آپ بھی جانیں اور حیران ہوتے جائیں...... یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ پاکستان میں معدنیات کے نئے ذخائر کی کھوج اور ان کی ترقی کی رفتار محض 7 فیصد ہے...... پاکستان کے معدنی وسائل کے بارے میں صوبائی حکومت خیبر پختونخواہ اور پشاور یونیورسٹی کے جیولوجیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایک تازہ سروے کے مطابق اگر صرف قبائلی علاقہ جات میں پائے جانے والے معدنی وسائل سے استفادہ کیا جائے تو اس سے آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ حاصل ہو جائے گا، جائزے سے یہی معلوم ہوا کہ قبائلی علاقوں میں پائے جانے والے ذخائر کی مقدار ملک کے دیگر حصوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے...... بجائے اس کے کہ ہم ان معدنی وسائل سے فائدہ اٹھائیں ان علاقوں کو میدان جنگ بنا دیا گیا ہے...... ماہرین نے اب تک قبائلی علاقوں میں 19 ایسے مقدمات کی نشاندہی کی ہے جہاں معدنی ذخائر موجود ہیں، ان ذخائر میں تانبا (کاپر)، میگنیز، کرومائٹ، خام لوہا (آئرن اور) لیڈ، بریٹم سلفیٹ (بارائٹ) سوپ سٹون، کوئلہ، جپسم، لائم سٹون، سنگ مرمر (ماربل)، ڈولومائٹ (موتی بلور) فیلڈ سپار، کوارٹز، سیلیکا سین، ٹیلکو نائٹ، مارل، ایمریلڈ (زمرد) اور گرافائٹ (سرمان) جیسی قیمتی اور نیم قیمتی دھاتیں و عناصر شامل ہیں، ان علاقوں میں پائے جانے والے ہائیڈروکاربن میں تیل اور گیس بھی شامل ہیں...... محتاط اندازے کے مطابق شمالی وزیرستان کے مختلف مقامات پر اسی لاکھ سے پانچ کروڑ ٹن تک حجم کے ذخائر موجود ہیں، ان ذخائر کا علم جیولوجیکل میپنگ، جیولوجیکل سروے، جیوفزیکل سروے اور سات ہزار فٹ تک کوروڈرلنگ (کھدائی) سے ہو گیا ہے ماہرین نے ان حقائق کو دستاویزات کی صورت میں مرتب بھی کر لیا ہے...... اسی طرح چند ماہ پہلے کراچی میں ہونے والی جیم اینڈ جیولری نمائش میں شریک بلوچستان، گلگت بلتستان اور بلوچستان کے تاجروں اور ایکسپورٹرز نے انکشاف کیا کہ گلگت بلتستان اور بلوچستان کے تاجروں اور ایکسپورٹرز نے انکشاف کیا کہ گلگت بلتستان اور بلوچستان میں دنیا کے بہترین قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں کے وسیع ذخائر موجود ہیں تاہم یہ ذخائر آج بھی 200 سال پرانے طریقے سے بارود کے ذریعے دھماکہ کر کے نکالے جاتے ہیں جن سے 95 فیصد ذخائر ضائع ہوتے ہیں اور صرف 5 فیصد پتھری حاصل ہوتا ہے جو بغیر کسی ویلیو ایڈیشن کے 100 فیصد خام شکل میں فروخت کیا جاتا ہے......

اب تھر میں کوئلے کے ذخائر کے بارے میں پشاور ریسرچ یونیورسٹی کی ہی ایک مستند رپورٹ ملاحظہ کریں، اس رپورٹ کے مطابق اگر سعودی عرب اور ایران کے تیل کے ذخائر کو اکٹھا کیا جائے تو یہ مقدار 375 بلین بیرل بنتی ہے جبکہ صرف تھر کے کوئلے کے ذخائر 850 ٹریلین کیوبک فٹ ہیں جو سعودیہ اور ایران کے ذخائر سے کہیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے قدرتی گیس کے ذخائر جو کہ 28 ٹریلین کیوبک فٹ ہیں یہ ذخائر ایران اور سعودی عرب سے 30 گنا زیادہ ہیں، اس جوابی ای میل میں ڈاکٹر مرتضیٰ مغل کی تحقیق کا حوالہ بھی دیا گیا۔ جنہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ ذخائر تقریباً 25 ٹریلین امریکی ڈالرز کی مالیت کے ہیں...... نہ صرف ان ذخائر سے ملک میں بجلی کی پیداوار کو آنے والے سو سال کے لئے مستحکم کیا جا سکتا ہے بلکہ چار بلین ڈالر سالانہ کی بچت بھی کی جا سکتی ہے جو کہ تیل کی درآمدات پر خرچ کئے جاتے ہیں...... اور کوئلے کے ذخائر کے صرف 2 فیصد استعمال سے بجلی کی 20000 میگاواٹ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ بھی چالیس سال تک کی طویل مدت تک بغیر کسی لوڈشیڈنگ کے......! (اب آپ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ ٹوٹل ذخائر سے کتنی انرجی پروڈیوس کی جا سکتی ہے......؟) کوئلے کے ذخائر سے جو بجلی پیدا کی جائے گی وہ 3.67 پاکستانی روپے فی یونٹ ہوگی جبکہ اس کے علاوہ بجلی کے پیداواری منصوبوں سے حاصل ہونے والی بجلی 6.72 روپے فی یونٹ ہے...... اس پیداوار کے حصول کے لئے صرف 420 بلین پاکستانی روپے درکار ہیں جبکہ دوسری جانب پاکستان میں 1220 بلین روپے صرف ٹیکس کی مد میں عوام سے سالانہ وصول کئے جاتے ہیں جو ان حکمرانوں کی عیاشیوں کی نذر ہو رہے ہیں......! آخر میں عرض یہ ہے کہ اس ضمن میں بہت سارے ٹھوس شواہد منظر عام پر موجود ہیں کہ پاکستان کا اصل مسئلہ دہشت گردی، مہنگائی یا اقتصادی نہیں ہے بلکہ ہمارا اصل مسئلہ قومی آزادی، ملکی خود مختاری اور حقیقی و معنوی استقلال اور مخلص قیادت کا ہے...... ابھی تک ہم نے جتنے بھی سیاستدانوں اور ان کے انتخابی و سیاسی منشور دیکھے ہیں ان کے حوالے سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ......

واعظ سے راہ و رسم رہی رند سے صحبت بھی
فرق ان میں کوئی اتنا زیادہ تو نہیں تھا

افسوس ہے کہ سوائے عمران خان کے ابھی تک کسی نے بھی اس عزم کا اظہار نہیں کیا کہ ہم نے جس طرح مشرق و مغرب سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف توحید کی طاقت سے پاکستان بنایا تھا ہم اسی طرح آج بھی لسانیات، صوبائیت، قومیت اور تفرقہ بازی کی نفی کرتے ہوئے صرف پاکستانی کا نعرہ بلند کر کے اخوت و اتحاد کی طاقت سے ہی پاکستان کو ایک مستقل خوشحال ریاست بنائیں گے......

جس قوم کو روٹی کے لئے بھیک، چھت کے لئے خیرات اور چلنے کے لئے بیساکھیوں کی عادت ڈال دی جائے، انتخابات اس کا مقدر تبدیل نہیں کر سکتے...... ملک دشمن اور محب وطن کی سیاست میں کچھ تو فرق ہونا چاہئے...... یہ قوم بھکاری نہیں اسے بھکاری بنایا جا رہا ہے...... اللہ کا شکر ہے کہ کوئی ایک تو اس ملت کو استقلال، ترقی، انصاف، انسانیت، خودداری اور حقیقی آزادی کی طرف لے جانے کی بات کر رہا ہے......

(باقی آئندہ)

توفیق بٹ کی صحافتی بددیانتی

محمد ریاض انجم

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ "کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کر دے"

گذشتہ دنوں پاکستانی کمیونٹی کی سرکردہ شخصیات نے پاکستان کے ایک مشہور کالم نگار کو ائرپورٹ پر بڑے پرتپاک طریقے سے خوش آمدید کہا اور پھر ان کے اعزاز میں ایک پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا۔ اس عشائیہ میں کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی نمایاں شخصیات نے شرکت فرما کر مہمان اور میزبانوں کی عزت افزائی کی۔ خوش قسمتی کہیئے یا بد قسمتی، میں اس محفل میں شرکت نہ کر سکا لیکن اس دعوت کا جو نتیجہ نکلا اس پر ہر طرف چرچا ہے اور ہر کوئی اب معذرت خواہانہ انداز اپنا رہا ہے۔

میں توفیق بٹ کی بات تو بعد میں کروں گا، پہلے میں ان حضرات سے سوال کروں گا جنہوں نے توفیق بٹ کو مدعو کیا اور پرتکلف عشائیہ دیا اور "جناب" کو مہمان خصوصی کا اعزاز بخشا کہ انہوں نے توفیق بٹ کو اس لئے دعوت دی تھی کہ وہ آپ لوگوں کی جھولی میں بیٹھ کر آپ کے معززین کی داڑھی نوچے؟ یہ بات بڑی تحقیق طلب ہے کہ ان بدنیت افراد کا سراغ لگایا جائے جنہوں نے محترم عارف بٹ کے متعلق توفیق بٹ کے کان بھرے۔ ایسے افراد کو ان کے کئے کی سزا ملنی چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ تمام مخیر حضرات روپوشی اختیار کر جائیں گے جو ہماری ہر محفل کی جان ہیں اور دل کھول کر اپنی کمیونٹی کی مدد کرتے ہیں۔

میری یہ عادت ہے کہ میں کسی کی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اس کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ لیکن جب حق کی بات آ جائے تو پھر میں کسی لیت و لعل سے کام نہیں لیتا اور حق کا ساتھ دیتا ہوں۔ محترم بٹ صاحب سے میرے نظریاتی اختلاف ہو سکتے ہیں لیکن میں نے کبھی بھی ان کے احترام میں کمی نہیں کی اور نہ میں یہ برداشت کرتا ہوں کہ کوئی بٹ صاحب جیسے مربی، محسن، ہمدرد اور محب وطن شخص کی توہین کرے۔ ہم ان کا بھرپور انداز میں ہر سطح پر دفاع کریں گے۔ کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی زبان اور قلم سے ہماری کمیونٹی کی مقتدر شخصیات پر بلا تحقیق کیچڑ اچھالے۔ ہم اس وقت تک ادب کا دامن نہیں چھوڑیں گے جب تک تک ملک و ملت ادب کی حد پار نہیں کریں گے۔

اب میں توفیق بٹ سے مخاطب ہوتا ہوں کہ جناب مذکورہ بالا حدیث کی رو سے آپ ایک جھوٹے شخص ہیں کیونکہ آپ نے بغیر کسی تحقیق کے عارف بٹ کے متعلق وہ باتیں کی ہیں جن سے پوری پاکستانی کمیونٹی کو افسوس ہوا اور وہ سراپا احتجاج ہے اور پھر چونکہ بٹ صاحب کویت میں موجود نہ تھے تو ان کی غیر موجودگی میں کسی حاسد نے آپ کے کان بھرے اور بٹ صاحب کے خلاف سنی سنائی باتوں کو لاکھوں لوگوں تک پہنچا کر صحافتی بددیانتی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اپنے کالم میں محترم عارف بٹ اور کویت میں مقیم ہزاروں پاکستانیوں سے معافی مانگیں جن کے دل آپ نے اپنی تحریر سے دکھائے ہیں۔

ایکسپو 2015ء میں کویت سے شرکت کرنیوالے افراد کی فہرست

جمال الدین قریشی پنجتن مارکیٹنگ سینٹر، شیراز احمد فیاض، عبدالعزیز واحد الواحدی قمر سپورٹس گارمنٹس اسٹیٹ، عبدالرشید ستار فیشن ٹیکسٹائل کمپنی، عبدالرسول سرکھوہ ونامنز انٹرنیشنل فوڈز، عبدالرحمن اختر لیک انٹرنیشنل جنرل ٹریڈنگ کمپنی، عبداللہ احمد الصیدی ارزان جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ، عبداللہ السلمان الجابر یہ جمیب، عبداللہ الشاتبہ ابو شابا گروپ آف کمپنیز جنرل ٹریڈنگ، عبداللہ شریف تمامی کمرشل کمپنی، عابد علی چوہدری پاکستان پنجتن انگلش سکول، عابد حسین عطا ایوان جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، عادل پرویز تسمل ممتاز کمپنی، آغا سعید احمد سفارتخانہ پاکستان، احمد جاوید ڈیلیوٹی اینڈ ٹچ کمپنی، اعلی الدین الشاہد نیوز ایجنسی، ال بو قمار فیشن اینڈ بیوٹی اینڈ امیر بیڑ وج انٹنگ اینڈ ڈیکوریشن کمپنی، عرفان اعظم الوطنیہ کیٹرنگ گروپ کمپنی، آصف خان بوری ہولڈنگ کمپنی، عظیم محمد، بلال مصطفی،

ایڈورڈ سٹیش علیس اینڈ ڈرو انٹرنیشنل گروپ، فاطمہ عادل رشیدی حسین جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنسٹرکشن کمپنی، غلام صابر براکات، براکات الخیر جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، حافظ محمد شبیر الحافظ گروپ آف کمپنیز اینڈ پاکستان بزنس کونسل، حامد ایچ ایم حید مطاریس جنرل کنٹریکٹنگ ٹریڈنگ کمپنی، حسین الہاشی بلدسٹر اینڈ پارٹنرز کمپنی، احتشام اللہ ورلڈ فلیک جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، اعجاز احمد اعجاز بزوو عاطف کمپنی، امتیاز علی ذوالفقار الفلر الیا جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، عرفان احمد VTEC جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، عرفان سعید تسمل ممتاز کمپنی، کاشف رشید پاکستان بزنس سنٹر، خالدہ جاسم الخلف گولڈن تیمہ ورلڈ ٹریڈنگ کمپنی، خلیل الرحمن بھٹہ ایکسپرٹ سلوشن جنرل ٹریڈنگ کمپنی، محمد انیس الرحمن بزنس میں جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، معین انیس غزل گلف کنٹرول

جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، ماجد علی چوہدری پاکستان پنجتن انگلش سکول، مرحب الناصر عبدالحمید حمید اینڈ سنز کمپنی، مروہ عبید عبدالمطلب اسماعیل ڈینٹل کلینک، مشاعل مطر الخالد لولت المرجان جنرل ٹریڈنگ، مشہود طارق ملاسوشنگ پول اینڈ سپا، معصومہ عبدالعلی انور کا کولی گروپ آف کمپنیز، مظہر نعمان احمد ونامنز انٹرنیشنل فوڈز کمپنی، محمد عرفان ڈاج گروپ آف انڈسٹریز، محمد نواز الاجمل گروپ، محمد رمضان بھٹی الرواق و الشائع پرنٹنگ پریس، محمد ثاقب آفتاب، محمد یعقوب الحمدان، الحمدان رئیل اسٹیٹ کمپنی، محمد زمان احمد الاجلان ٹورز کمپنی، محمد افضل شافی الاعلی وینگ آف کویت اینڈ پاکستان بزنس سنٹر، محمد آصف اورین ایڈس، محمد حبیب بلوچ الخنا جنرل ٹریڈنگ کمپنی، محمد قیوم فیشن ورلڈ، محمد عثمان سلیم محرانی اینڈ سنز کمپنی، محمد یاسین ٹیکنیک انٹرنیشنل جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، مونا اودی تجم

الدین فیشن اینڈ بیوٹی اسٹیٹ، محمد عارف بٹ کامران جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، محمد عرفان ناگرہ ALC انٹرنیشنل، موسیٰ بلند ساون ریجل سلوشن اینڈ ٹریڈنگ، ندیم محمد ظفر الزکی انٹرنیشنل ٹریول اینڈ ٹورازم، نعیم جان رائل کوسٹ جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ، نوید اختر الماس المونیم ورکس کمپنی، نوید صابر سفارتخانہ پاکستان، اسامہ العوبلی رائل کوسٹ جنرل ٹریڈنگ، راغب اشرف زبیری اشرف کمپائنڈ کمپنی، رانا ظفر اقبال پاکستان بزنس سنٹر، صالح العربی الوطنیہ کیٹرنگ گروپ کمپنی، سعید الظفر حسین Equater پیٹرو کیمیکلز، شہزاد احمد کویت آئل کمپنی، سید مجیب الحسن الخالی جوائنٹ جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، طارق اقبال ووپ میڈیا آرگنائزیشن، طارق نذیر العالیہ ٹیکنالوجی گروپ، وادہ زید القوی ریجل میڈ گارمنٹس، واجد علی چوہدری، محمد ایچ الحمدان پاکستان پنجتن انگلش سکول، یاسر محمد العواد 26 فروری جنرل ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ، یوسف محمد الریاضی الحماد جنرل ٹریڈنگ۔

سفارتخانہ پاکستان میں ''کشمیر ڈے'' پر تقریب: کمیونٹی کی کثیر تعداد میں شرکت

کشمیر پر کسی پاکستانی لیڈر نے سُستی نہیں دکھائی: عالمی امن کیلئے سنگین خطرہ ہے، سفیر پاکستان کا خطاب

صدر اور وزیراعظم کے خصوصی پیغامات: دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی

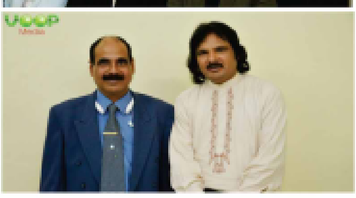

سفارتخانہ پاکستان میں جمعرات 5 فروری کو ''کشمیر ڈے'' منایا گیا، کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے کمیونٹی کی سرکردہ شخصیات قائداعظم آڈیٹوریم میں موجود تھیں، کمپیئرنگ کے فرائض کمیونٹی ویلفیئر اتاشی نور الدین داوڑ نے بخوبی انجام دیے، انہوں نے ابتدائی کلمات میں تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا جو کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہر سال 5 فروری کو ''کشمیر ڈے'' شہدائے کشمیر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے منایا جاتا ہے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت حافظ محمد عامر نے حاصل کی، تقریب کے میزبان نے موقع کی مناسبت سے شعر سنایا

سنا ہے بہت سستا ہے خون یہاں پر
ایک بستی جسے لوگ کشمیر کہتے ہیں

کشمیریوں کی جدوجہد کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم بھی پیش کی گئی، عزت ماب سفیر پاکستان محمد اسلم خان نے کشمیر ڈے کے موقع پر صدر پاکستان ممنون حسین اور وزیراعظم میاں نواز شریف کے الگ الگ پیغامات پڑھ کر سنائے، مختصر خطاب میں سفیر پاکستان نے کہا کہ کشمیر ایک ایسا ایشو ہے جس پر کسی پاکستانی لیڈر نے سُستی نہیں دکھائی، اس سے پاکستانی رہنماؤں کی مستقل مزاجی کا پتہ چلتا ہے۔ کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ''کشمیر ڈے'' منانے کی ترغیب میاں نواز شریف نے ہی دی تھی۔ وہ تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے جمع ہوئے۔ مسئلہ کشمیر تقریباً 7 دہائیوں سے اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر ہے۔ کشمیریوں کی داستان ان کی بہادری کی داستان ہے ان کے صبرو استقامت کی لازوال داستان ہے، وہاں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ 67 سال بعد بھی آپ سارے کام چھوڑ کر یہاں جمع ہیں۔ افسوس ہے کہ عالمی برادری نے اس مسئلہ پر اتنی سنجیدگی نہیں دکھائی۔ کشمیر کا مسئلہ عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ عالمی برادری ابھی تک کشمیر سے متعلقہ قرارداد پر عملدرآمد نہیں کرا سکی۔ عالمی برادری کو دیکھنا چاہئے کہ وہاں 7 سال سے فوج جمع ہے۔ 80 ہزار افراد شہید ہو چکے ہیں لاکھوں بچے یتیم ہو چکے ہیں، انڈیا دنیا میں اسلحہ کا سب سے بڑا خریدار بن کر عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔ 7 لاکھ فوج کی موجودگی میں کشمیر میں آزادانہ ومنصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ صدر پاکستان اور وزیراعظم نے ایک مرتبہ پھر کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی کیا ہے۔ ممبر اوورسیز پاکستانیز ایڈوائزری کونسل حافظ محمد شبیر نے کویت پاکستان اور امت مسلمہ کی سلامتی اور کشمیری عوام کی جدوجہد کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ آخر میں مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

قوم دہشت گردی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن چکی ہے

اشتیاق ملک

کویت میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی ممتاز کاروباری وسماجی شخصیت اور پاکستان بزنس سنٹر کے صدر اشتیاق ملک نے پشاور اور راولپنڈی میں دہشت گردی کے واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قوم دہشت گردی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن چکی ہے اور اب ذلت آمیز شکست دہشت گردوں کا مقدر بن چکی ہے۔ نئی روشنی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے اشتیاق ملک نے کہا کہ دہشت گردوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، یہ لوگ تو انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آرمی پبلک سکول کے بچوں کی یاد جب بھی آتی ہے آنکھ بھر آتی ہے، سانحہ پشاور کے متعدد زخمی اب تک زیر علاج ہیں۔ وہ سوال پوچھتے ہیں ماؤں کی کوکھ اجاڑنے والے ان درندوں سے کیا انہیں کسی ماں نے پیدا نہیں کیا تھا، انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ دریں اثناء اشتیاق ملک نے آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی والدہ کے انتقال پر بھی دلی تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

ظاہری اور حقیقی مسلمان میں فرق

پشاور میں بچوں کے قاتل انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں

تحریر: محمد طفیل طوفی

مسلمان دو قسم کا ہے ایک مسلمان ہے ظاہری، مسلمان ماں اور باپ کے گھر پیدا ہوا ہے نام بھی مسلمانوں والا رکھا جاتا ہے۔ عبداللہ، عبدالرحمن، صلاح الدین وغیرہ، ظاہری مسلمانوں میں شمار قانونی طور پر مسلمان ملک میں اس کو حقوق بھی مسلمان والے مل جائیں گے، بڑا ہو گا تو پاکستان میں شناختی کارڈ بھی مسلمان کا مل جائے گا، عرب ملکوں میں مسلمان کا بطاقہ مدنیہ بھی مل جائے گا مگر قیامت کے دن اللہ کی کچہری میں نہ شناختی کارڈ نہ بطاقے دیکھے جاتے ہیں، وہاں پر عمل چلتے ہیں، علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حقیقی مسلمان جنت والے عمل کرتا ہے، صحابہؓ کو تپتے انگاروں پر لٹایا گیا، صحابہؓ نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں اگر پڑھیں تو جسم کانپ کر رہ جاتا ہے۔ ایک سوالیہ نشان لگا کر سوال پوچھتا ہوں جن دہشت گردوں نے پشاور میں پھولوں کو مسلا ہے اگر وہ قانونی طور پر مسلمان بھی ثابت ہو جائیں نام بھی مسلمانوں والے نکل آئیں ان کو جانوروں سے بھی بدتر کہا جا سکتا ہے۔ ہر اولاد والا ان کو جانوروں سے بدتر سمجھتا ہے۔

یہ تحریر پڑھنے والے ہر بھائی سے گزارش ہے اپنے ضمیر کو جج بنا کر میرے سوال کا جواب ضرور دیں۔ زیادہ اسلامی ملکوں میں اکثریت ظاہری مسلمانوں کی ہے یا حقیقی مسلمانوں کی؟ میں نے سوالیہ نشان لگایا ہے جواب دیں، آپ کے ضمیر کا کوئی بھی جواب ہو میرے ضمیر کا جواب یہ ہے کہ سعودی عرب کا قانون چلانے والے بھی انسان ہیں، ایک بھی اللہ کا بھیجا فرشتہ نہیں، انسانوں میں کمی کوتاہیاں ہوتی ہیں، اللہ سے دعا کریں اللہ ظاہری مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بننے کی توفیق دے۔ آمین۔

بھائیو! دوسرا مسلمان ہے حقیقی، اس حقیقی مسلمان کا بطاقہ یا شناختی کارڈ نہ بھی بنا ہو قیامت کے روز اللہ کی عدالت میں شناختی کارڈ یا بطاقے نہیں چلتے عمل چلتے ہیں۔ جو مسلمانوں والے عمل کر کے اس دنیا سے گیا وہ کامیاب ہو گا۔ حقیقی مسلمان اللہ اور رسول کا ہر حکم مان کر اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اور اپنے اپنے گھروں کو اسلامی قانون پر چلائیں۔ جس کا آپ کو اللہ نے اختیار دیا ہے۔ گھر کا بچہ بے نماز نہ رہے، کوئی گھر کی عورت بے پردہ نہ رہے، نماز روزہ وغیرہ کا خیال رکھا جائے، جب ایک ایک گھر شرعی بنتا جائے گا تو اکثریت ملک میں ایسی ہو گئی تو اسلامی قانون اللہ خود دے گا۔ اب یہ حالت ہے گھروں میں بازاروں میں انسان نظر آ رہے ہیں، انسانوں والی صفات ختم جا رہی ہیں آخر پر دعا ہے اللہ سب کو حقیقی مسلمان بننے کی توفیق دے۔ آمین

Fortnightly
Managing Editor Arshad Naeem Chaudhry
Nai Roshni
Issue No. 12
Editor: Muhammad Omer
25 February to 22 march 2015
NR
پندرہ روزہ
نئی روشنی
منیجنگ ایڈیٹر ارشد نعیم چوہدری
ایڈیٹر: محمد عمر
شمارہ 12 25 فروری تا 22 مارچ 2015ء

Kuwait Eyes Expat Cut To 1mn By 2022

QUOTA SYSTEM PROPOSED FOR EACH NATIONALITY

KUWAIT CITY, Minister of Social Affairs and Labor and State Minister for Planning and Development Affairs Hind Al- Sabeeh says the ministry has started applying the plan allotted for modifying the population structure of the country, based on a study conducted in this regard in collaboration with the concerned authorities.

Meanwhile, sources affirmed that the minister held intense discussions and meetings with the concerned authorities to prepare a draft law on the population structure, explaining that the draft law necessitates implementing a quota system based on nationality of the expatriates.

They said the delay in finalizing this draft law is due to some international conventions that Kuwait has signed with other countries. Indicating that there are about 3 million expatriates in the country, the sources revealed that the highest number of expatriate personnel in the country is from India, followed by Egypt and then Bangladesh, Philippines, Syria and Pakistan.

They also revealed about a plan to reduce the number of expatriates to 1 million by year 2022. They stressed the need to handle the imbalance in the population structure especially since some information suggests that expatriates of some nationalities dominate certain professions, insisting on the necessity to end such monopoly of jobs and provide opportunities to national personnel to replace them.

They said the proposed quota system will organize the entry of expatriate workers in the country while the government will work on a way to benefit from the qualified and experienced expatriate personnel to manage the shortages in the positions occupied by Kuwaiti personnel.

The sources affirmed that the government will prioritize the interests of the country while at the same time it will consider the humanitarian situations of the expatriate personnel.

Furthermore, they disclosed that the government is not keen about implementing the proposal to allot a limit to expatriates' residence in the country by five or ten years as it will serve the visa traders whom the government is trying to control, adding that Gulf Cooperation Council discarded this idea years ago as it is difficult to identify the residency of expatriates. In addition, the sources revealed that the Ministry of Social Affairs and Labor is concerned about the increasing number of bachelors in the country as well as the presence of a large number of expatriate personnel in the country, more than what is required by companies and institutions of the private sector.

Sheikh Nawaf Congratulates Kuwaiti People On Nat'l Day

KUWAIT, Feb 22, (KUNA): His Highness the Crown Prince Sheikh Nawaf Al-Ahmad Al- Jaber Al-Sabah congratulated Kuwaiti people on the 54th anniversary of the Independence, the 24th anniversary of the Liberation and the ninth anniversary of His Highness the Amir Sheikh Sabah Al-Ahmad Al-Jaber Al-Sabah's assumption of power. His Highness the Crown Prince said that this year's celebrations are special as they came after the UN proclamation of His Highness the Amir as a "Humanitarian Leader" and of Kuwait as a "Humanitarian Center".

His Highness Sheikh Nawaf expressed his sincere congratulations to Kuwaiti people and residents on the dear occasion. He wished Kuwait and its people more progress and welfare under the wise leadership of His Highness the Amir. He voiced pride of His Highness the Amir's full-of-achievements march and his relentless efforts to meet the aspirations of Kuwaiti people.

His Highness the Crown Prince also thanked the well-wishers, state officials, people and residents, who congratulated him on the ninth anniversary of assumption to power. He lauded their sincere and hard work for the noble goal of achieving prominence for Kuwait.

He praised Kuwait's remarkable progress and development in different domains as well as the stability, safety and welfare enjoyed by its people. Meanwhile, His Highness the Prime Minister Sheikh Jaber Mubarak Al-Hamad Al-Sabah has congratulated His Highness the Crown Prince Sheikh Nawaf Al-Ahmad Al-Jaber Al-Sabah on the ninth anniversary of his taking office.

Bank manager tries to flee after stealing KD 700,000

KUWAIT: A security source said that Kuwait has repatriated a Kuwaiti citizen from Egypt who worked as a bank manager, after she fled Kuwait when an embezzlement of KD 700,000 from customer accounts was discovered. The source said the woman decided to escape after she was busted, traveling to Dubai, then Cairo on her way to Britain. The source said the manager embezzled from customers' accounts who deposited money in raffle draw accounts as well as dormant ones. Most withdrawals were from the account of an expat businessman, taking advantage of handling his account. The bank discovered her acts when a customer complained about the loss of money from his account. The bank then checked the accounts of other customers, and filed a complaint with the prosecution.

CONGRATULATIONS
KUWAIT NATIONAL ADY
&
LIBRATION DAY

WE CONGRATULATE BY HEART & SOUL
H.H.AMIR OF KUWAIT
H.H. CROWN PRINCE
AND PEOPLE OF KUWAIT ON THE NATIONAL DAY & LIBERATION DAY OF KUWAIT. MAY GOD BLESS KUWAIT. WE PRAY FOR THE PORSPERITY AND SPEEDY PROGRESS OF THIS GREAT NATION.

دار مستشارو الخليج
GULF CONSULT